اَللّٰہُ نُوۡرُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ؕ مَثَلُ نُوۡرِہٖ کَمِشۡکٰوۃٍ فِیۡہَا مِصۡبَاحٌ ؕ

ماہنامہ مشکوٰۃ قادیان

مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

کا ترجمان

مارچ 2010ء

امان 1389 ہش

میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

مجلس خدام الاحمدیہ یادگیر کی جانب سے ہفتہ تبلیغ منعقد کیا گیا
اس موقع پر ایک تبلیغی اجلاس کا منظر

ہفتہ تبلیغ کے دوران مجلس ہٰذا کی جانب سے منعقد کئے گئے بک اسٹال کا منظر

مجلس خدام الاحمدیہ کالیکٹ کی جانب سے منعقد کئے گئے دس روزہ تبلیغی کیمپ
کے دوران ایک اجلاس کا منظر

احمد آباد گجرات میں بچوں کی تقریب آمین کے موقع پر محترم منیر احمد صاحب خادم
ناظر اصلاح وارشاد قادیان خطاب کرتے ہوئے

مجلس خدام الاحمدیہ حیدر آباد کی جانب سے احمدیہ قبرستان میں ایک
مثالی وقار عمل کیا گیا اس موقع پر لی گئی ایک تصویر

تربیتی کیمپ گوداوری زون آندھرا پردیش کا ایک منظر

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ　　　بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ　　　وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

ماہنامہ

مشکوٰۃ

قادیان

مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا ترجمان

"قوموں کی اصلاح
نوجوانوں کی اصلاح کے
بغیر نہیں ہو سکتی"

(حضرت مصلح موعودؓ)

جلد29. امان1389 ہش مارچ2010ء شمارہ3

ضیاپاشیاں

☆ آیات القرآن ۔ انفاخ النبی ﷺ	2
☆ من کلام الامام المہدی علیہ السلام	3
☆ از افاضات سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز	4
☆ اداریہ	5
☆ نظم	7
☆ جماعت احمدیہ کا مبارک آغاز اور شاندار مستقبل	8
☆ حضرت مسیح کشمیر میں قسط 2	13
☆ حقیقت بیعت حضرت مسیح موعودؑ کی تحریرات کی روشنی میں	17
☆ گوگل ڈاٹ کام	21
☆ میتھی کے فوائد	23
☆ دوست	24
☆ ملکی رپورٹیں	25
☆ جلسہ سیرۃ النبی ﷺ	27
☆ جلسہ ہائے مصلح موعودؓ	28
☆ وصایا20117 تا20131 اور20912 تا20920	31
BELIEF AND PRACTICE	40

هٰذا رَجُلٌ یُحِبُّ رَسُولَ اللّٰه
(الہام حضرت مسیح موعودؑ)

نگران : محترم حافظ مخدوم شریف صاحب
صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

ایڈیٹر
عطاء المجیب لون

نائبین
عطاء الٰہی احسن غوری، ڈاکٹر جاوید احمد، لقمان قادر بھٹی

منیجر : رفیق احمد بیگ
مجلس ادارت : طاہر احمد بیگ، مبشر احمد خادم، نوید احمد فضل، کے. طارق احمد، مرید احمد ڈار، سیّد احیاء الدین۔
انٹرنیٹ ایڈیشن : تسنیم احمد فرخ
کمپوزنگ : مصباح الدین نیّر
دفتری امور : عبد الرب فاروقی ۔ مجاہد احمد سولیجہ انسپکٹر
مقام اشاعت : دفتر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

ای میل ایڈریس
mishkat_qadian@yahoo.com

انٹرنیٹ ایڈیشن
http://www.alislam.org/mishkat

سالانہ بدل اشتراک
اندرون ملک 150 روپے　بیرون ملک :40 امریکن $　یا متبادل کرنسی
قیمت فی پرچہ : 15 روپے

مضمون نگار حضرات کے افکار و خیالات سے رسالہ کا اتفاق ضروری نہیں ہے

Printed at Fazle Umar Printing Press Qadian and Issued from Office Majlis Khuddamul Ahmadiyya Qadian (Pb) by :
Munir Ahmad Hafizabadi M.A Printer & Publisher

آیات القرآن

۞۔ وَلَوۡتقوّلَ عَلَیۡنَا بَعۡضَ الۡا َقَاوِیۡلَ . لَا َخَذۡنَا مِنۡہُ بِا لۡیَمِیۡنِ . ثُمَّ لَقَطَعۡنَا مِنۡہُ الۡوَتِیۡنَ . فَمَا مِنۡکُمۡ مِنۡ اَ حَدٍ عَنۡہُ حَاجِزِیۡنَ . (الحاقہ: آیات ۴۵ تا ۴۸)

ترجمہ: اور اگر وہ بعض باتیں جھوٹے طور پر ہماری طرف منسوب کر دیتا تو ہم اُسے ضرور داہنے ہاتھ سے پکڑ لیتے۔ پھر ہم یقیناً اُس کی رگِ جان کاٹ ڈالتے۔ پھر تم میں سے کوئی ایک بھی اُس سے (ہمیں) روکنے والا نہ ہوتا۔

۞۔ وَاِنۡ یَّکُ کَاذِباً فَعَلَیۡہِ کَذِبُہٗ . وَ اِنۡ یَّکُ صَادِقاً یُّصِبۡکُمۡ بَعۡضُ الَّذِیۡ یَعِدُ کُمۡ . اِنَّ اللّٰہَ لَا یَھۡدِیۡ مَنۡ ھُوَ مُسۡرِفٌ کَذَّابٌ. (مؤمن: ۲۹)

ترجمہ: اگر وہ جھاٹا نکلا تو یقیناً اُس کا جھوٹ اُسی پر پڑے گا اور اگر وہ سچا ہوا تو جن چیزوں سے وہ تمہیں ڈراتا ہے ان میں سے کچھ ضرور تمہیں آ پکڑیں گے۔ یقیناً اللہ اُسے ہدایت نہیں دیا کرتا جو حد سے بڑھا ہوا (اور) سخت جھوٹا ہو۔

انفاخ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

۞۔ اِنَّ الۡعَبۡدَ لَیَتَکَلَّمُ بِا الۡکَلِمَۃَ مِن رِضۡوا نِ اللہِ تعالیٰ مَا یُلۡقِی لَھَا بَا لاً یَر فَعُہُ اللہُ بِھا دَرجاتٍ ، وَ اِنَّ الۡعَبۡدَ لَیتکلمُ بِا لۡکَلِمۃِ مِنۡ سُخۡطِ اللہِ تعالیٰ لَا یُلقی لَھا بَالاً یَھدِی بِھا فِی جَھَنَّمَ .

(بخاری کتاب الرقاق باب حفظ اللسان)

ترجمہ: بعض اوقات بے خیالی میں انسان اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کی کوئی بات کہہ دیتا ہے جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کے بے انتہا درجات بلند کر دیتا ہے اور بعض اوقات وہ لا پرواہی میں اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کی کوئی بات کر بیٹھتا ہے جس کی وجہ سے وہ جہنم میں گر جاتا ہے۔

۞۔ اِیَّاکُم وَ الۡکَذِب فَاِنَّ الۡکَذِ بَ یَھدِی اِلی الۡفُجُورِ وَاِنَّ الۡفُجُورَ یھدی اِلی النَّارِ وَمَا یَزَالُ الرَّجُلُ یَکۡذِبُ وَیَتَحَرَّ ی الۡکَذِبَ حَتّٰی یُکۡتَبُ عِندَ اللہِ کَذَّا باً. (مسلم کتاب البرّ و الصلۃ)

ترجمہ: تمہیے جھوٹ سے بچنا چاہئے کیونکہ جھوٹ فسق و فجور کا باعث بنتا ہے اور فسق و فجور سیدھا آگ کی طرف لے جاتے ہیں۔ ایک شخص جھوٹ بولتا رہتا ہے اور جھوٹ کا عادی ہو جاتا ہے یہاں تک کہ اللہ کے ہاں کزاب لکھا جاتا ہے۔

کلام الامام المہدی علیہ السلام

’’اب پچیس سال کے قریب عرصہ گزر رہا ہے کہ خدا تعالیٰ کی وحی کو مَیں شائع کر رہا ہوں۔ اگر افتراء تھا تو اس تقول کی پاداش میں ضروری نہ تھا کہ خدا تعالیٰ اپنے وعدہ کو پورا کرتا؟ بجائے اس کے کہ وہ مجھے پکڑتا اس نے صد ہا نشان میری تائید میں ظاہر کئے اور نصرت پر نصرت مجھے دی‘‘

’’صادق کے لئے خدا تعالیٰ نے ایک اور نشان بھی قرار دیا ہے اور وہ یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کو فرمایا کہ اگر تُو مجھ پر تَـقَـوَّل کرے تو مَیں تیرا داہنا ہاتھ پکڑ لوں۔ اللہ تعالیٰ پر تَـقَـوَّل کرنے والا مفتری فلاح نہیں پا سکتا بلکہ ہلاک ہو جاتا ہے اور اب پچیس سال کے قریب عرصہ گزر رہا ہے کہ خدا تعالیٰ کی وحی کو مَیں شائع کر رہا ہوں۔ اگر افتراء تھا تو اس تقول کی پاداش میں ضروری نہ تھا کہ خدا تعالیٰ اپنے وعدہ کو پورا کرتا؟ بجائے اس کے کہ وہ مجھے پکڑتا اس نے صد ہا نشان میری تائید میں ظاہر کئے اور نصرت پر نصرت مجھے دی۔ کیا مفتریوں کے ساتھ یہی سلوک ہوا کرتا ہے؟ اور دجالوں کو ایسی ہی نصرت ملا کرتی ہے؟ کچھ تو سوچو۔ ایسی نظیر کوئی پیش کرو اور مَیں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ ہرگز نہ ملے گی‘‘۔ (تفسیر حضرت مسیح موعودعلیہ السلام جلد چہارم صفحہ 456. الحکم جلد 7مورخہ 21/فروری 1903ء صفحہ 8)

’’پیغمبر صاحب کو تو یہ حکم کہ اگر تُو ایک افتراء مجھ پر باندھتا تو مَیں تیری رگ گردن کاٹ دیتا۔ جیسا کہ آیت وَلَـوْ تَـقَـوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ۔ لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ۔ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْن سے ظاہر ہوتا ہے اور یہاں چوبیس سال سے روزانہ افتراء خدا تعالیٰ پر ہو اور خدا تعالیٰ اپنی سنت قدیمہ کو نہ برتے۔ بدی کرنے میں اور جھوٹ بولنے میں کبھی مداومت اور استقامت نہیں ہوتی۔ آخر کار انسان دروغ کو چھوڑ ہی دیتا ہے۔ لیکن کیا میری ہی فطرت ایسی ہو رہی ہے کہ مَیں چوبیس سال سے اس جھوٹ پر قائم ہوں اور برابر چل رہا ہوں اور خدا تعالیٰ بھی بالمقابل خاموش ہے اور بالمقابل ہمیشہ تائیدات پر تائیدات کر رہا ہے۔ پیشگوئی کرنا یا علم غیب سے حصہ پانا کسی ایک معمولی ولی کا بھی کام نہیں۔ یہ نعمت اس کو عطا ہوتی ہے جو حضرت احدیت مآب میں خاص عزت اور وجاہت رکھتا ہے۔

(تفسیر حضرت مسیح موعودعلیہ السلام جلد چہارم صفحہ 456. الحکم جلد 8مورخہ 10-17/جون 1904ء صفحہ 6)

ایک اور موقعہ پر فرمایا:

’’ہر چند کہ مولویوں کی طرف سے روکیں ہوئیں اور انہوں نے ناخنوں تک زور لگایا کہ رجوع خلائق نہ ہو۔ یہاں تک کہ مکہ تک سے بھی فتوے منگوائے گئے اور قریباً 200 مولویوں نے میرے پر کفر کے فتوے دیئے بلکہ واجب القتل ہونے کے بھی فتوے شائع کئے گئے لیکن وہ اپنی تمام کوششوں میں نامراد رہے ......۔ اگر یہ کاروبار انسان کا ہوتا تو کچھ بھی ضرورت نہ تھی کہ تم مخالفت کرتے اور میرے ہلاک کرنے کے لئے اس قدر تکلیف اٹھاتے بلکہ میرے مارنے کے لئے خدا ہی کافی تھا‘‘۔

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد 22. صفحہ 262-263)

ازافاضات سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

”جماعت احمدیہ پر طلوع ہونے والا ہر دن اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ آپؑ کے الہامات یقیناً سچے اور آپؑ کا دعویٰ یقیناً سچا ہے“

”حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے آقا و مطاع حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی پیروی میں جو مقام حاصل کیا تھا وہ ہر احمدی پر بڑا واضح اور عیاں ہے۔ جیسا کہ مَیں نے گزشتہ خطبہ میں اللہ تعالیٰ کی صفت کَافِی کے حوالہ سے ذکر کیا تھا کہ عشق و محبت کے اس اعلیٰ مقام کی وجہ سے جو آپؑ کو آنحضرت ﷺ سے تھا، آپ اللہ تعالیٰ کے انتہائی پیارے بن گئے اور آپ کے بے شمار الہامات جن میں عربی، اُردو وغیرہ کے الہامات شامل ہیں، اس بات کی گواہی دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے بعض قرآنی آیات کے حصے جیسا کہ مَیں نے گزشتہ خطبہ میں بھی بتایا تھا آپؑ کو الہاماً بتائے اور جماعت احمدیہ پر طلوع ہونے والا ہر دن اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ آپ کے الہامات یقیناً سچے اور آپؑ کا دعویٰ یقیناً سچا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف جھوٹ منسوب کرنے والا، خاص طور پر نبوت کا جھوٹ منسوب کرنے والا کبھی بچ نہیں سکتا۔ اللہ تعالیٰ نے خود یہ اصول قرآن کریم میں بیان فرما دیا ہے۔ جیسا کہ قرآن کریم کی سورۃ الحاقہ کی آیات میں فرماتا ہے وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيلِ۔ لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ۔ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنِ۔ وَمَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ عَنْهُ حٰجِزِيْنَ (الحاقۃ: 45-48) یعنی اور اگر وہ بعض باتیں جھوٹے طور پر ہماری طرف منسوب کر دیتا تو ہم ضرور اسے داہنے ہاتھ سے پکڑ لیتے۔ پھر ہم یقیناً اس کی رگ جان کاٹ ڈالتے۔ پھر تم میں سے کوئی ایک بھی (ہمیں) اس سے روکنے والا نہ ہوتا۔

پس یہ ایک اصولی معیار ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف جھوٹ منسوب کرنے والے کے لئے اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی اس معیار کو اپنی سچائی کے طور پر پیش فرمایا ہے“

نیز فرماتے ہیں:

”حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو یہ سلسلہ قائم فرمایا تھا یہ دنیا کے ہر ملک میں ترقی کرتا چلا جا رہا ہے۔ بعض ملکوں میں حکومتوں کی پابندیوں کے اور مخالفت کے باوجود آپؑ کی جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے پھیل رہی ہے۔ باوجود کمیٔ وسائل کے، جس کو آج کے دور میں دنیا دار جب دیکھتا ہے تو وہ تصور بھی نہیں کر سکتا کہ ان وسائل سے کس طرح ہو سکتا ہے کیونکہ اس کے نزدیک تو سب سے پہلے انسان کے لئے بے انتہا وسائل چاہئیں۔“

(خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 30 جنوری 2009ء بحوالہ الفضل انٹرنیشنل 13 فروری 2009ء تا 19 فروری 2009ء)

اداریہ :

محدود سوچ کے غیر محدود نقصانات

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے موعودِ اقوامِ عالم کے طور پر مبعوث فرمایا اور وَاِذَا الرُّسُلُ اُقِّتَتْ (اور جب رسول اکٹھے کئے جائیں گے) کی پیشگوئی کا مصداق قرار دیکر جری اللہ فی حلل الانبیاء کا عالی مرتبت خطاب عطا فرمایا۔ اللہ کا پہلوان نبیوں کے لبادہ میں۔ یہ خطاب آپؑ کی وجاہت کے اظہار کے لئے نہیں تھا بلکہ یہ خطاب اُن عظیم ذمہ داریوں کی عکاسی کرنے والا خطاب ہے اور تھا جو اللہ تعالیٰ نے آپ پر ڈالیں۔ یہ خطاب اس بات کی غمازی کرتا ہیکہ آپؑ کو تمام اقوام عالم کی اصلاح کرنی تھی تمام اقوام و مذاہب کو متنبہ کرنا تھا کہ وہ کن کن غلط عقائد میں گرفتار ہو گئے ہیں اور کون کون سی بُرائیاں اُن کے اندر شعوری اور غیر شعوری طور پر پروان چڑھ رہی ہیں۔

کیا حضرت مسیح موعودؑ نے اس ذمہ داری کو ادا کیا؟ بلا شک کیا۔ یقینی طور پر آپؑ کی زندگی کا ایک ایک پل اس اہم فریضہ کی تکمیل میں گذرا۔ آپ کی اسّی سے زائد تصنیفات اس امر پر شاہد ہیں کہ آپ نے تمام اقوام و مذاہب کو مخاطب کیا اور موعود اقوام عالم کی حیثیت سے اُن کو اُن کی بنیادی غلطیوں کی طرف توجہ دلائی اور اصلاح کے ذرائع اور طریقے بتائے۔

آپؑ کی بعثت کے وقت کم و بیش تمام اقوام و مذاہب میں اندر یہ سوچ پنپ رہی تھی کہ ہم ہی اللہ کے پیارے ہیں۔ ہمارا مذہب ہی راہِ راست پر ہے اور باقی تمام مذاہب اللہ کی طرف سے نہیں، بلکہ انسانوں کے بنائے ہوئے اور من گھڑت کہانیوں اور اصول و قوانین کا مرقّع ہیں۔ ہر ایک مذہب کے ماننے والوں کا دائرہ فکر اس لحاظ سے محدود تر ہو گیا تھا اور سب اپنے اپنے طور پر اسی محدود سوچ میں مبتلا وگرفتار تھے کہ ہم ہی ہم ہیں کسی اور میں کیا دم ہے۔ عین اس شعر کے مصداق کہ:

کیڑا جو دب رہا ہے گوبر کی تہہ کے نیچے
اُس کے گماں میں اُس کا ارض و سما یہی ہے

اس محدود سوچ کے یہ غیر محدود اور مضر نتائج ظاہر ہونے تھے اور ہوئے کہ گویا دُنیا کے سارے مذاہب سوائے کسی ایک مذہب کے جھوٹے اور من عند غیر اللہ ہیں اور صرف ایک مذہب ایسا ہے جو شروع سے ہی سچا ہے اور خدا کی طرف سے ہے۔ اگر چہ کہ اس امر کا فیصلہ کہ وہ مذہب کونسا ہے ناممکن تھا اور ہے۔ کیونکہ تمام مذاہب اور مذاہب کے پیرو کا اسی سوچ میں ڈوبے ہوئے تھے کہ ہمارا مذہب ہی سچا ہے۔ اس محدود سوچ میں رہنا ان مذاہب کی ایک لحاظ سے مجبوری بھی تھی کیونکہ وہ اگر کسی اور مذہب کو سچا کہتے تو اُن کے اپنے مذہب پر سوال اُٹھتا۔

حضرت مسیح موعودؑ نے سوچ کی اس محدودیت کو غلط قرار دیا اور فرمایا کہ دنیا کے تمام مذاہب سچے ہیں۔ (ہاں یہ ایک الگ سوال ہیکہ اس وقت وہ سچائی کے معیار پر ہیں یا نہیں) آپ نے فرمایا یہ ناممکن ہیکہ کسی مذہب کے پیروکار دُنیا میں کثرت سے موجود ہوں اور وہ مذہب اللہ کی طرف سے نہ ہو۔ یہ منفرد سوچ جو تحدید کے تمام دائروں کو کاٹ کر رکھ دیتی ہے صرف اور صرف آپؑ نے ظاہر فرمائی۔ دنیا میں مذہب اسلام واحد ایسا مذہب ہے جو تمام مذاہب کی سچائی کو نہ صرف بیان کرتا ہے بلکہ مذاہب کے انبیاء اور رسولوں پر ایمان لانا ضروری قرار دیتا ہے۔ صرف اُن انبیاء پر نہیں جن کا ذکر قران مجید میں 'من قصصنھم' (جن کا ہم نے ذکر کیا) کے الفاظ میں کیا ہے بلکہ اُن انبیاء پر بھی جن کے لئے "من لم نقصصھم" (جن کا ہم نے ذکر نہیں کیا) کے الفاظ استعمال کئے۔ لیکن اس حقیقت افروز اور فطرتِ صحیحہ کو موہ لینے والی تعلیم کے باوجود حضرت مسیح موعودؑ کے زمانہ میں مسلمانوں میں بھی ایسے لوگ موجود تھے (اور اب بھی ہیں) جو باقی مذاہب کے پیروکاروں جیسا ہی نقطہ نظر رکھتے تھے بلکہ حضرت مسیح

موعودؑ اگر کسی مذہب کے بزرگ یا اوتار کی تعریف کرتے اور اپنے آپ کو الہامِ خداوندی کے تحت اُس کا مثیل قرار دیتے تو نام نہاد مسلم اکابرین آپؑ پر کفر کا فتویٰ لگاتے اور آپ کو کافر قرار دیتے۔

الغرض حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مذاہب کے پیروکاروں کے اس نقطہ فکر کے برعکس یہ آفاقی نقطہ فکر دیا کہ دنیا کے تمام مذاہب سچے ہیں اُن کی بنیاد سچائی سے شروع ہوئی ہے اور کسی بھی سچے مذہب کا بانی جھوٹا نہیں ہوسکتا۔ تمام مذاہب کے بانیان قابل احترام بھی رہیں اور قابل تقلید بھی۔ باقی مذاہب کے پیروکار اگر کسی مذہب کے بانی کی تعریف کرتے ہیں تو اُن کی تعریف حقیقت سے زیادہ مداہنت کا رنگ رکھتی ہے اُس میں کوئی ایمانی پہلو مدنظر نہیں ہوتا۔ لیکن حضرت مسیح موعودؑ نے جو زاویہ فکر ظاہر فرمایا وہ کسی مداہنت کے مقصد سے نہیں تھا بلکہ اس کے اندر قرانی تعلیمات اور ایمانی تقاضا مضمر ہیں۔

حقیقت یہ کہ مذہب اسلام کے علاوہ کوئی دوسرا مذہب اس زاویہ فکر کو ظاہر کر ہی نہیں سکتا۔ باقی مذہب چھوٹے بچے ہیں اور اسلام اُن کی کامل بلوغت کا رُوپ ہے۔ اور کوئی بھی بالغ بچپن کی طرف عود نہیں کرتا۔ باقی مذاہب بیج ہیں اور اسلام اُس بیج سے اُگنے والا وہ تناور درخت ہے جو ہمیشہ کے لئے پھل دار بھی ہے اور تا قیامت سر سبز و شاداب رہنے والا بھی۔ اسی حقیقت کے پیش نظر حضرت مسیح موعودؑ کے نزدیک تمام مذاہب کی سچائی مسلم ہے اور اسلام اُسی سچائی کا وہ رُوپ ہے جو ہر لحاظ سے کامل اور مکمل ہے کیونکہ اس میں اب باقی مذاہب کی طرح کوئی زمانی یا مکانی قید نہیں ہے۔ اس نقطہ کو مخالفین اگر سمجھیں اور غور کریں تو وہ اسلام کی مخالفت کرنے کی بجائے اس کو قبول کرنے میں اپنی سعادت سمجھیں گے۔ لیکن وہ ہیچو من دیگرے نیست کی تحدید میں قید ہیں اور اپنے مذاہب میں آنے والے بگاڑ کے باوجود اسی سوچ میں مقید ہیں اور اسلام جیسے عالمگیر مذہب کو قبول نہ کر کے غیر محدود نقصانات اُٹھا رہے ہیں اور اس بات کا شاید ادراک اور احساس بھی نہیں رکھتے۔ (عطاء المجیب لون)

NAVED SAIGAL
+91 9885560884
Tel : +91-40-39108888, (5 Lines)
e-mail : info@prosperoverseas.com
(HYDERABAD OFFICE)

ASIF SAIGAL
+91 9830960492 ,+91 98301 30491
Tel : +91-33-22128310, 32998310
e-mail : kolkata_prosperoverseas@rediffmail.com
(KOLKATA OFFICE)

STUDY ABROAD

★ UK ★ IRELAND ★ FRANCE ★ USA ★
★ AUSTRALIA ★ NEW ZEALAND ★
★ MALAYSIA ★ SWITZERLAND ★ CYPRUS ★
★ SINGAPORE ★ CHINA(MBBS) AND MANY MORE
FREE EDUCATION ALSO AVAILABLE

★ Study Abroad At Indian Cost (Any Course)
★ Comprehensive Free Counseling
★ Educational Loan Assistance
★ VISA Assistance
★ Travel And Foreign Exchange Arrangements
★ Part Time Job/ Internship available

Your Search For The Best End At......

PROSPER OVERSEAS
WE BUILD YOUR CAREER
www. prosperoverseas.com

PROSPER CONSULTANTS

For Placement Enquiries Visit: **www.prosperconsultants.in**

تیرے ہاتھوں میں قلم کی دی گئی تیغِ رواں

(حضرت مسیحؑ موعود کی کُتب کے مطالعہ کی اہمیت)

ارشاد عرشی ملک اسلام آباد پاکستان
arshimalik50@hotmail.com

کیا تری تحریر کی تعریف ہو اے کامراں
جامۂ انوار میں لپٹا ہوا طرزِ بیاں
ہر سطر روحانیت کے نور سے معمور ہے
تھی ترے لفظوں کے پیچھے ربِ کعبہ کی زباں
دل کے مُردوں کے لئے ہر لفظ ہے آبِ حیات
ایک جُرعہ بھی کوئی چکھ لے تو آئے جاں میں جاں
جام تیرے ہاتھ سے جس نے پیا زندہ ہُوا
زندگی بھی وہ جسے کہتے ہیں عمرِ جاوداں
ایسا جوش و ولولہ ہے تیری ہر تحریر میں
کوئی بوڑھا بھی اگر پڑھ لے تو ہو جائے جواں
دورِ نشرِ صحف میں پیارے تجھے بھیجا گیا
تیرے ہاتھوں میں قلم کی دی گئی تیغِ رواں

۲

فتحِ اسلام تھی وہ یا کہ توضیحِ مرام
صُورِ اسرافیل تھیں سوتا تھا جب ہندوستاں
پرخچے تثلیث کے تو نے اُڑائے بے خطر
سب طلسمِ سامری اُڑنے لگا بن کر دُھواں
تُو دلائل کی زرہ بکتر میں یوں ملبوس تھا
دشمنوں کے وار سب اوچھے پڑے اور رائگاں
جب کہ توپوں کے مقابل پر نہیں تھے تیر بھی
تیرے ہونٹوں سے دلائل کے تھے میزائل رواں
ایک مخفی ہاتھ تھا ہر پل تری تائید میں
آسمانی سی کوئی شے تھی ترے اندر نہاں
ساری دنیا تیری سچائی کے تحت اقدام تھی
دُور بیں نظروں میں تیری تھا یہی منظر عیاں
اُنگلیوں سے تھے تری الجھے ہوئے سب انقلاب
بجلیاں جن میں بھری ہوں اس طرح تھیں مٹھیاں
لمسِ سلطان القلم پر ہر قلم مغرور ہے
جو رہا پل بھر کو بھی اُن انگلیوں کے درمیاں

۳

تیرے ملفوظات کا ہر لفظ ہے آبِ حیات
شربتِ روحانیت تسکینِ جانِ عاشقاں
مٹکیاں اس آبِ صافی کی ہر اک کے گھر میں ہیں
ایم ٹی اے پر بھی ہے روز و شب یہی چشمہ رواں
مُرسل و مامور کی باتوں سے لیکن بے رُخی
صرف کر سکتا ہے وہ جس کو نہیں فکرِ زیاں
کوئی متکبر ہی منہ کو موڑ سکتا ہے یہاں
یا فقط وہ جو مسیحِ وقت سے ہو بد گماں
ظلمتِ دجالیت پھیلی ہوئی ہے ہر طرف
آؤ ان انوار سے روشن کریں ہم یہ جہاں
ولولہ دل کا مرے اشعار میں آتا نہیں
آڑے آ جاتا ہے عرشی آہ یہ عجزِ بیاں

Ph.: 2769809
MBC Mustafa BOOK COMPANY
(Agents of Govt. Publications & Educational Suppliers)
Fort Road, Kannur - 1

جماعت احمدیہ کا مبارک آغاز
اور
شاندار مستقبل

(عطاالمجیب راشد۔لندن)

''مجھے اس خدائے کریم وعزیز کی قسم ہے جو جھوٹ کا دشمن اور مفتری کا نیست ونابود کرنے والا ہے کہ میں اس کی طرف سے ہوں اوراس کے بھیجنے سے عین وقت پر آیا ہوں اوراس کے حکم سے کھڑا ہوا ہوں اور وہ میرے ہر قدم میں میرے ساتھ ہے اور مجھے ضائع نہیں کرے گا اور نہ میری جماعت کو تباہی میں ڈالے گا جب تک وہ اپنا تمام کام پورا نہ کرلے جس کا اس نے ارادہ فرمایا ہے۔'' (اربعین حصہ دوم۔روحانی خزائن جلد17 صفحہ 348)

ایمان، یقین، تحدّی اور جلال سے بھرے ہوئے یہ مبارک الفاظ اس مقدس ہستی کے ہیں جس کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس زمانہ میں بنی نوع انسان کی ہدایت اور راہنمائی کے لئے مبعوث فرمایا۔ یہ مقدس وجود ہمارے پیارے آقا، سرور کائنات، خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے روحانی فرزند جلیل حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام بانی جماعت احمدیہ کا ہے۔

انیسویں صدی کے آغاز میں ہندوستان بلکہ ساری دنیا میں مذہب اسلام کی حالت بہت ہی کسمپرسی کی تھی۔ مسلمان تو تھے مگر صرف نام کے۔ ان کی ایمانی اور عملی کمزوریوں کو دیکھ کر عیسائیت اور دیگر مذاہب ہر طرف سے اسلام پر حملہ آور ہورہے تھے۔ مسلمانوں میں جواب کی ہمت نہ تھی۔ دردمندانِ اسلام کے دل مضطرب تھے اور خدا تعالیٰ کے آستانے پر سجدہ ریز۔ بالآخر رحمت الٰہی جوش میں آئی اور خدا تعالیٰ نے اپنے وعدے کے مطابق اسلام کی حفاظت اور احیائے نو کی بنیاد ڈالی۔

اس زمانہ کے سب سے بڑے فانی فی اللہ اور عاشقِ رسول، مرزا غلامِ احمد نے خواب میں دیکھا کہ لوگ ایک محي کی تلاش میں ہیں اور ایک شخص نے آپ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا:

هذا رجل يحبّ رسول الله

کہ یہی وہ عظیم اور مبارک انسان ہے جو رسول اللہ ﷺ سے سچّی محبت رکھتا ہے۔ یہ خدائی اشارہ تھا کہ محبّ رسول ہونے کی شرط اس مقدس وجود میں پوری طرح متحقق ہے اور یہی امتیازی وصف ہر خیر وبرکت کی کلید ہے۔ پھر آپؑ کو ایک کشف میں یہ نظارہ بھی دکھایا گیا کہ ایک باغ لگایا جارہا ہے اور آپؑ کو اس کا مالی مقرر کیا گیا ہے۔ 1882ء کے آغاز میں اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو اس الہام سے نوازا:

قل انی امرت وانا اوّل المؤمنين

ترجمہ: ان کو کہہ دے کہ میں مامور من اللہ اور اوّل المومنین ہوں

(کتاب البریہ۔روحانی خزائن حاشیہ صفحہ ۲۰۲)

یہ آپؑ کی ماموریت اور مجددیت کا پہلا الہام تھا۔ بعدازاں اللہ تعالیٰ نے آپؑ پر واضح فرمایا کہ جس امام مہدی اور مسیح موعود کے آنے کا وعدہ دیا گیا تھا۔ وہ وعدہ آپؑ کے وجود میں پورا ہوا اور آپ ہی کو رسول پاک ﷺ کی نیابت میں امام مہدی اور مثیل مسیح کا منصب عطا فرمایا گیا۔

یہ وہی زمانہ ہے جب آپ نے اسلام کی تائید ونصرت میں اپنے عظیم الشان قلمی جہاد کا آغاز فرمایا۔ کتاب براہین احمدیہ کی اشاعت نے عالم اسلام میں ایک نئی زندگی پیدا کردی اور مسلمانوں کے پژمردہ چہروں پر رونقیں نظر آنے لگیں۔ آپؑ کی ان تالیفات کو تیرہ سوسال میں اسلام کی بہترین خدمت قرار دیا گیا۔ آپ اسلام دشمن طاقتوں کے خلاف اس شان سے نبردآزما ہوئے کہ روحانی بصیرت رکھنے والوں نے اس گوہر آبدار کو خوب پہچان لیا۔ لدھیانہ کے مشہور بزرگ حضرت صوفی حاجی احمد جان صاحب نے لکھا کہ آپؑ مجددِ وقت، طالبان سلوک کے لئے آفتاب اور گمراہوں کے لئے

خضرِ راہ اور منکرین اسلام کے لئے سیفِ قاطع اور حاسدوں کے واسطے حجّتِ بالغہ ہیں۔

لوگوں کے ہاتھ بیعت کی غرض سے آپؑ کی طرف اٹھنے لگے لیکن آپؑ نے ایسی ہر درخواست کے جواب میں یہی فرمایا:

''اب تک خداوندکریم کی طرف سے کچھ علم نہیں اس لئے تکلف کی راہ میں قدم رکھنا جائز نہیں''

وقت گزرتا گیا اور بالآخر وہ مبارک گھڑی آگئی جب آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس بات کی اجازت عطا ہوئی کہ آپؑ لوگوں سے بیعت لیں۔ یکم دسمبر 1888ء کو آپؑ نے ایک اشتہار ''تبلیغ'' کے نام سے شائع فرمایا جس میں پہلی بار الہام الٰہی کے حوالے سے اعلان فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے بیعت لینے کا ارشاد فرمایا ہے۔ آپؑ نے تحریر فرمایا:

''یہ ربّانی حکم ہے جو آج میں نے پہنچا دیا ہے۔''

(مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ ۱۸۸)

اس ابتدائی اعلان کے قریباً چالیس روز بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے 12 جنوری 1889ء کو ''تکمیل تبلیغ'' کے نام سے ایک اور اشتہار شائع فرمایا جس میں دس شرائط بیعت کا ذکر فرمایا۔ اشتہار کے آخر میں یہ بھی تحریر فرمایا کہ دعوتِ بیعت کا یہ عام اشتہار ہے اور

''متحملین شرائط متذکرہ بالا کو عام اجازت ہے کہ بعد ادائے استخارہ مسنونہ اس عاجز کے پاس بیعت کرنے کے لئے آویں۔''(مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ ۱۹۲)

ان اشتہارات کی اشاعت کے بعد سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود و مہدیٔ معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قادیان سے لدھیانہ کا سفر اختیار فرمایا اور حضرت صوفی احمد جان صاحبؓ کے مکان واقعہ محلّہ جدید میں قیام پذیر ہوئے۔ لدھیانہ آنے کے چند روز بعد 4 مارچ 1889ء کو آپؑ نے ایک اور اشتہار بھی شائع فرمایا جس میں آپؑ نے بیعت کی حقیقت، بیعت کے اغراض و مقاصد اور بیعت کے ذریعہ حاصل ہونے والی روحانی برکات کا تفصیل سے ذکر فرمایا۔ نیز فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس سلسلۂ بیعت کو کیفیت وکمیّت ہر لحاظ سے بڑی عظمت اور شوکت عطا فرمائے گا۔ آپؑ نے تحریر فرمایا:

''یہ گروہ اس کا ایک خالص گروہ ہوگا اور وہ انہیں آپ اپنی روح سے قوّت دے گا اور انہیں گندی زیست سے صاف کرے گا اور ان کی زندگی میں ایک پاک تبدیلی بخشے گا۔ وہ......اس گروہ کو بہت بڑھائے گا اور ہزارہا صادقین کو اس میں داخل کرے گا۔ وہ خود اس کی آبپاشی کرے گا اور اس کو نشوونما دے گا یہاں تک کہ ان کی کثرت اور برکت نظروں میں عجیب ہو جائے گی۔''(مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ ۱۹۸)

حضرت مسیح پاک علیہ السلام کی طرف سے ان اشتہارات کی اشاعت نے مخلصین اور مومنین کے دلوں میں زندگی کی روح پھونک دی۔ یہ فدائی روحیں تو عرصہ سے اس ساعتِ سعد کی منتظر تھیں۔ امام الزمان علیہ السلام کی آواز سنتے ہی سعادت مند مخلصین لدھیانہ پہنچنے لگ گئے۔ بیعت لینے کے لئے آپؑ نے حضرت منشی صوفی احمد جان صاحبؓ کے مکان کو پسند فرمایا۔ یہ وہی عارف باللہ اور پاک باطن صوفی بزرگ ہیں جو آپؑ کے قدیم عشاق میں سے تھے اور اس بات کے شدید خواہش مند تھے کہ آپؑ کے دست مبارک پر بیعت کی سعادت پائیں۔ آپ ہی نے ایک موقعہ پر حضرت مسیح پاک علیہ السلام کو مخاطب کر کے فرمایا تھا:

سب مریضوں کی ہے تمہیں پہ نگاہ
تم مسیحا بنو خدا کے لئے

اس وقت تو حضرت مسیح پاک علیہ السلام نے آپ کو یہی جواب دیا کہ میں ابھی بیعت لینے کے لئے مامور نہیں کیا گیا۔ مگر آہ! کہ

جب یہ وقت آیا تو حضرت صوفی صاحب اس دنیا سے رخصت ہو چکے تھے۔لیکن مسیح پاک علیہ السلام کی قدر شناسی اور ذرہ نوازی دیکھئے کہ آپؑ نے بیعت اولیٰ کے لئے جس جگہ کا انتخاب فرمایا وہ اسی عاشقِ صادق کا مکان تھا جو بعد ازاں تاریخ احمدیت میں دارالبیعت کے نام سے موسوم ہوا۔اور مزید یہ کہ ۳۱۳ بیعت کرنے والوں کی فہرست جب اپنی کتاب انجام آتھم میں شائع فرمائی تو 99ویں نمبر پر اس عاشقِ صادق کا نام بھی شامل فرمایا کہ یہ پاک انسان تو برسوں قبل ہی آپؑ کے مبایعین کے زمرہ میں داخل ہو چکا تھا!

بالآخر 23مارچ 1889ء کا دن آ گیا جو اسلام کی تاریخ میں ایک سنہری تاریخ ساز دن ہے۔یہی وہ مبارک دن ہے جس روز دورِ آخرین میں احیائے اسلام کی آسمانی تحریک کا دنیا میں باقاعدہ آغاز ہوا اور حقیقی اسلام کی علمبردار اور فدائی جماعت احمدیہ کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔اس روز جماعت کی تاریخ میں پہلی بار ،اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی تعمیل میں اور سنت نبوی کی پیروی کرتے ہوئے ،امام الزمان سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اپنا دست مبارک مبائعین کے ہاتھوں کے اوپر رکھتے ہوئے ان سے بیعت لی۔یہ بیعت اولیٰ کہلاتی ہے۔اس روز سے بیعت کا یہ طریق جماعت احمدیہ میں جاری وساری ہے۔ابتدا میں بیعت کی تقریب میں چند افراد شامل ہوا کرتے تھے اور تقریب بھی مقامی نوعیت کی ہوتی تھی۔اب تو اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے MTA کی برکت سے یہ ایک عالمگیر تقریب بن چکی ہے جس میں ہر سال کروڑوں افراد خلیفۂ وقت کے دستِ مبارک پر بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شامل ہوتے ہیں۔

23 مارچ 1889ء بمطابق 20 رجب 1310 ہجری جمعرات کا دن تھا۔حضرت اقدس مسیح پاک علیہ السلام مکان کے اس حجرہ میں تشریف لائے جو مکان کے شمال مشرقی کونے میں ہے۔اس وقت اس کی حالت ایک خستہ حال کچی کوٹھڑی کی تھی۔حضرت مسیح پاک علیہ السلام کمرہ کے جنوب مشرقی کونے میں نیچے بیٹھ گئے اور انتہائی سادگی کے ساتھ بیعت کی تقریب کا آغاز ہوا۔کمرے کے دروازہ پر حضرت شیخ حامد علیؓ کو مقرر فرمایا اور ہدایت دی کہ جسے میں کہتا جاؤں اسے کمرہ میں بلاتے جاؤ۔سب سے پہلے جس خوش نصیب کو آپؑ نے بیعت کے لئے طلب فرمایا وہ آپؑ کے فدائی اور سرتاپا عاشق، حضرت مولانا نورالدینؓ تھے۔حضرت اقدسؑ نے حضرت مولوی صاحبؓ کا ہاتھ کلائی پر سے زور کے ساتھ پکڑا اور بڑی لمبی بیعت لی۔بیعت کے الفاظ یہ تھے۔

''آج میں احمدؑ کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں اور خراب عادتوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں مبتلا تھا اور سچے دل اور پکے ارادہ سے عہد کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور میری سمجھ ہے اپنی عمر کے آخری دن تک تمام گناہوں سے بچتا رہوں گا اور دین کو دنیا کے آراموں اور نفس کے لذات پر مقدم رکھوں گا اور 12 جنوری کی دس شرطوں پر حتی الوسع کاربند رہوں گا۔اور اب بھی اپنے گذشتہ گناہوں کی خدا تعالیٰ سے معافی چاہتا ہوں۔استغفر اللہ ربی استغفر اللہ ربی استغفر اللہ ربی من کل ذنبٍ واتوب الیہ.اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ' لا شریک لہ واشھد ان محمدًا عبدہ' ورسولہ.رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنبی فانہ' لا یغفر الذنوب الا انت.''

پانچ احباب کو نام بنام بلانے اور ان سے بیعت لینے کے بعد حضرت مسیح پاک علیہ السلام نے شیخ حامد علی صاحبؓ سے فرمایا کہ اب آپ خود ہی ایک ایک آدمی کو اندر داخل کرتے جائیں۔ اس طرح

سب سے فرداً فرداً بیعت کا سلسلہ جاری رہا۔ اس روز چالیس خوش نصیبوں نے آپؑ کے دست مبارک پر بیعت کرنے کا شرف حاصل کیا۔

حضرت مسیح پاک علیہ السلام کے ارشاد پر اس موقع پر ایک خصوصی رجسٹر تیار کیا گیا جس پر یہ عنوان لکھا گیا۔

''بیعت توبہ برائے حصول تقویٰ وطہارت''

اس میں سب مبائعین کے نام ، ولدیت اور سکونت وغیرہ کا اندراج کیا گیا۔ بعض ابتدائی نام حضرت اقدس نے خود اپنے دست مبارک سے تحریر فرمائے اور باقی نام مختلف اوقات میں دیگر احباب نے درج کئے۔ حضرت منشی ظفر احمد صاحب آف کپورتھلہ نے پہلے روز بیعت کی توفیق پائی۔ وہ اس بیعت کی کیفیت یوں بیان کرتے ہیں کہ حضور تنہائی میں بیعت لیتے تھے اور کواڑ بھی قدرے بند ہوتے تھے۔ بیعت کرتے وقت جسم پر ایک لرزہ اور رقت طاری ہو جاتی تھی اور بیعت کے بعد دعا بہت لمبی فرماتے تھے۔

مردوں سے بیعت لینے کے بعد حضرت اقدس گھر میں واپس تشریف لائے اور بعض عورتوں نے بھی بیعت کی۔ حضرت ام المومنین سیدہ نصرت جہاں بیگمؓ صاحبہ تو ہمیشہ سے آپ کے سب دعاوی پر کامل ایمان رکھتی تھیں۔ اس روز سب سے پہلے بیعت کرنے کی سعادت حضرت صغریٰ بیگمؓ نے پائی جو حضرت مولانا نورالدینؓ کی اہلیہ اور حضرت صوفی احمد جانؓ کی صاحبزادی تھیں۔ بیعت کی تقریب کے بعد جملہ حاضر احباب نے حضرت اقدس کے ساتھ آپ کے دسترخوان پر کھانا کھایا اور بعدازاں نماز ادا کی گئی۔

یہ ہے بہت مختصر اور اجمالی ذکر اس عظیم الشان اور یادگار دن کا جب جماعت احمدیہ کی باقاعدہ بنیاد رکھی گئی۔ یہ دراصل ابتداء تھی ایک عظیم الشان روحانی عالمگیر انقلاب کی جو ازل سے اللہ تعالیٰ کی غالب تقدیر کا ایک حصہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کی یہ ازلی تقدیر دن بدن روشن تر اور کل دنیا پر محیط ہوتی جارہی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت خاتم الانبیا محمد مصطفٰےﷺ کے غلام اور عاشقِ صادق حضرت مسیح موعود کو احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی ترقی ،عظمت ،شوکت اور عالمگیر غلبہ کے متعلق جو جو بشارتیں عطا فرمائیں وہ ایک ایک کر کے پوری ہو رہی ہیں اور مومنین کے دلوں کو یقینِ محکم عطا کر رہی ہیں کہ احمدیت کے ذریعہ غلبۂ اسلام کی تقدیر ضرور پوری ہو کر رہے گی اور دنیا کی کوئی طاقت بلکہ دنیا کی ساری طاقتیں مل کر بھی اس خدائی تقدیر کا راستہ ہرگز روک نہیں سکتیں!

جس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اذن الٰہی سے سلسلہ عالیہ احمدیہ کی بنیاد رکھی اس زمانہ میں ابتداءً آپؑ بالکل اکیلے تھے۔ کوئی دنیاوی مددگار اور ہمنوا نہ تھا۔ ہاں زمین و آسمان کا خالق ،قادر وتوانا خدا جس نے آپؑ کو بھیجا تھا وہ ہمیشہ آپؑ کے ساتھ تھا۔ آپؑ نے فرمایا:

''میرے پر ایسی رات کوئی کم گزرتی ہے جس میں مجھے یہ تسلی نہیں دی جاتی کہ میں تیرے ساتھ ہوں اور میری آسمانی فوجیں تیرے ساتھ ہیں'' (ضمیمہ تحفۂ گولڑویہ۔ روحانی خزائن جلد ا۷ صفحہ 49)

پھر اسی علاّم الغیوب خدا سے خبر پا کر آپؑ نے یہ بھی اعلان فرمایا:

''خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ وہ مجھے بہت عظمت دے گا اور میری محبت دلوں میں بٹھائے گا اور میرے سلسلہ کو تمام زمین میں پھیلائے گا اور سب فرقوں پر میرے فرقہ کو غالب کرے گا اور میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کے رو سے سب کا منہ بند کر دیں گے اور ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پیئے گی اور یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا اور پھولے گا یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جاوے گا...... خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں تجھے برکت پہ برکت دوں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔''

(تجلیاتِ الٰہیہ۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ ۴۰۹)

پھر آپؑ نے بڑے جلال اور تحدّی سے الٰہی وعدوں اور خدائی نصرتوں پر کامل یقین رکھتے ہوئے علی الاعلان فرمایا:

''دیکھو وہ زمانہ چلا آتا ہے بلکہ قریب ہے کہ خدا اس سلسلہ کی دنیا میں بڑی قبولیت پھیلائے گا اور یہ سلسلہ مشرق اور مغرب اور شمال اور جنوب میں پھیلے گا اور دنیا میں اسلام سے مراد یہی سلسلہ ہوگا۔ یہ باتیں انسان کی باتیں نہیں۔ یہ اس خدا کی وحی ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں''

(تحفہ گولڑویہ۔ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 182)

یہ ساری بشارتیں جن کا مرکزی نقطہ تائید و نصرت الٰہی ہے بڑی شان سے دن رات پوری ہو رہی ہیں۔ ہر آنے والا دن احمدیت کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار ہے۔ اسلام کے عالمگیر غلبہ کے آثار روشن سے روشن تر ہوتے جا رہے ہیں۔ فتح اسلام کا دلربا نقشہ ہماری نظروں کے سامنے روز بروز کھلتا چلا جا رہا ہے۔

کاروانِ احمدیت جس کا آغاز صرف چالیس افراد سے ہوا، آج اس کی تعداد کروڑہا کروڑ تک جا پہنچی ہے اور ہر سال لاکھوں کی تعداد میں بڑھ رہی ہے۔ دنیا کا کوئی معروف ملک نہیں جہاں یہ شجر احمدیت نہ لگ چکا ہو۔ شجرۂ طیبہ کی طرح اس کی جڑیں اکنافِ عالم میں خوب مضبوطی سے پیوست ہیں۔ جبکہ اس کی شاخیں شش جہات میں سایہ فگن ہیں۔ ہر قوم اس چشمہ سے پانی پی رہی ہے اور رنگ و نسل کی تمیز سے بے نیاز، شجرِ احمدیت کی گھنی چھاؤں تلے شانہ بشانہ خدمت اسلام میں مصروف ہے۔ ساری دنیا میں قرآن مجید اور اسلامی لٹریچر کی اشاعت میں جماعت احمدیہ ایک امتیازی مقام رکھتی ہے۔ تعلیم اور طبی خدمات کے میدانوں میں بے لوث خدمتِ انسانیت کرنے والی اس جماعت کی خدمات کا برملا اعتراف کیا جاتا ہے۔

اکنافِ عالم میں ہزاروں مساجد کی تعمیر کا اعزاز اس جماعت کو حاصل ہے۔ مسلم ٹیلیویژن احمدیہ انٹرنیشنل کے ذریعہ دنیا کے کونے کونے میں اسلام کا پیغام پہنچانے کی خوش بختی اور سعادت بھی اس جماعت کو حاصل ہے۔ اس طرح یہ بشارتِ الٰہی کہ ''میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا'' دن رات پوری ہو رہی ہے۔ مسیح پاک علیہ السلام کے کپڑوں سے بادشاہوں کے برکت پانے کا نشان بارہا پورا ہو چکا ہے۔ گیمبیا، نائجیریا اور بینن کے متعدد بادشاہ اور حکمران یہ سعادت حاصل کر چکے ہیں۔ علم اور معرفت میں کمال حاصل کرنے کے میدان میں حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خاں صاحبؓ، پروفیسر ڈاکٹر عبد السلام صاحب اور صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کی امتیازی خدمات اپنی مثال آپ ہیں۔ تائید و نصرت الٰہی کے نشانوں کا کوئی شمار نہیں۔ حق یہ ہے کہ ہر دن احمدیت کی ترقی کا پیغام لے کر طلوع ہوتا ہے اور عالَم احمدیت پر سورج کبھی غروب نہیں ہوتا۔ جماعت احمدیہ کے شاندار مستقبل کے بارہ میں سیدنا حضرت اقدس مسیح پاک علیہ السلام نے کس تحدی اور جلال کے ساتھ فرمایا:

''اے تمام لوگو! سن رکھو کہ یہ اس کی پیشگوئی ہے جس نے زمین و آسمان بنایا۔ وہ اپنی اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلا دے گا اور حجت اور برہان کی رو سے سب پر ان کو غلبہ بخشے گا۔ وہ دن آتے ہیں بلکہ قریب ہیں کہ دنیا میں صرف یہی ایک مذہب ہوگا جو عزت کے ساتھ یاد کیا جائے گا۔ خدا اس مذہب اور اس سلسلہ میں نہایت درجہ اور فوق العادت برکت ڈالے گا اور ہر ایک کو جو معدوم کرنے کا فکر رکھتا ہے نامراد رکھے گا اور یہ غلبہ ہمیشہ رہے گا یہاں تک کہ قیامت آ جائے گی۔ میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں۔ سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا۔ اور اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے''

(تذکرۃ الشہادتین۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 66)

حضرت مسیح کشمیر میں

(قسط۔2)

(مولانا غلام نبی نیاز مبلغ انچارج سرینگر کشمیر)

واقعہ صلیب اور مسیح علیہ السلام کا زندہ بچنا: اب جبکہ اس بات کی کامل وضاحت ہوچکی ہے کہ کشمیر میں بنی اسرائیل آئے ہیں اور یہاں آباد ہوگئے تھے تو یہ ایک بدیہی بات تھی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے فرض منصبی کے تحت اس علاقے میں آکر اپنے فرض سے سبکدوش ہوجاتے۔ چنانچہ تاریخ اور تورات کے پنوں کو ملاکر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا کشمیر آنا، یہاں قیام کرنا اور تبلیغ کرنا پھر طبعی وفات پانا عقلی و نقلی دلائل سے بپایہ تکمیل پہنچ کر حقیقت کو آشکار کرتا ہے۔

یہود نامسعود کی بھرپور کوشش تھی کہ حضرت عیسیٰ کو صلیب پر مار کر جھوٹا ثابت کریں لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ کو بچایا۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :

وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ (نساء:۱۵۷)

ترجمہ: نہ انہوں نے (یعنی یہودیوں نے) حضرت عیسیٰ کو قتل کیا اور نہ انہوں نے انہیں صلیب پر مارا بلکہ وہ اُن کیلئے مشابہ بالمصلوب کیا گیا۔

آپ صلیب سے زندہ اُتر آئے۔ ہاں آپ پر غشی طاری تھی۔ بے ہوشی کی حالت میں آپ کے چاہنے والوں نے آپ کو زمین دوز قبر میں رکھا۔ وہاں آپ کے زخموں پر مرہم لگائی گئی جو آج تک مرہم عیسیٰ کے نام سے مشہور ہے۔ اُدھر بعض یہودیوں کو پتہ لگ گیا تھا کہ آپ زندہ ہیں۔ انہوں نے آپ کی تلاش میں جاسوس بھیجے۔ حالات کی نزاکت کے پیش نظر آپ نے شام سے نصیبین کی طرف سفر کیا۔

امام ابوجعفر محمد الطبری اپنی مشہور تصنیف تفسیر ابن جریر میں تحریر فرماتے ہیں :-

''حضرت مسیح علیہ السلام اور آپ کی والدہ کو فلسطین چھوڑنا پڑا اور مختلف ملکوں کا سفر کرتے ہوئے ایک دُور کی سرزمین کی طرف سفر اختیار کرنا پڑا۔''

(تفسیر ابن جریر جلد ۳ صفحہ ۱۹۷)

چنانچہ سفر کرتے ہوئے آپ شام سے نصیبین پہنچے یہاں سے آپ مشاغ گئے جہاں حضرت نوح علیہ السلام کے بیٹے کی قبر ہے۔ تفسیر ابن جریر کے مطابق نصیبین کے لوگ حضرت مسیح علیہ السلام کے دشمن ہوگئے تھے۔ اس لئے آپ نے وہاں زیادہ دن قیام مناسب نہ جانا۔ نصیبین وہ علاقہ ہے جو ترکی اور شام کی سرحد کے قریب واقع ہے۔ چنانچہ آپ سفر کرتے ہوئے ایران میں وارد ہوئے یہاں سے آپ یوز آصف کے نام سے مشہور ہوئے۔

فاسی مؤرخین کے مطابق یوز آصف مغرب کی طرف سے اس (ایران) میں آئے جو تبلیغ کرتے تھے۔ آپ تمثیلوں میں کلام کرتے تھے جو عیسیٰ کے تمثیلی کلام سے مشابہ تھیں۔

(احوال اہالیان فارس صفحہ ۱۲۹، از آغا مصطفیٰ بحوالہ مسیح کشمیر میں از محمد اسداللہ قریشی)

قدیم ایرانی تاریخیں بتلاتی ہیں کہ یوز آصف درویشوں کی ایک جماعت کے پیشوا تھے۔ (تاریخ گریزہ صفحہ ۸۵، از حمد اللہ متوفی التوفیٰ ۷۳۰ھ)

حضرت مسیح افغانستان میں : ایران سے پھر ہمیں افغانستان میں حضرت مسیح علیہ السلام کی تشریف آوری کا پتہ چلتا ہے۔ اس ملک کے غزنی اور جلال آباد میں یوز آصف کے چبوترے موجود ہیں اور لوگ انہیں شہزادہ نبی کے چبوترے بھی کہتے ہیں۔ حضرت مسیح علیہ السلام چونکہ حضرت داؤد علیہ السلام کے خاندان سے تھے لہٰذا اسی نسبت سے شہزادہ نبی کہلاتے ہیں۔

اس بات کی تصدیق خود افغان مؤرخ کرتے ہیں کہ وہ بنی اسرائیل سے تعلق رکھتے ہیں اسی نسبت سے حضرت مسیح علیہ السلام اس علاقے میں بھی آئے ہوں گے اور جو مقامات یوز آصف کے چبوتروں سے مشہور ہیں وہاں وہ رہے ہوں گے اور وعظ و تبلیغ کرتے رہے ہوں گے۔ اور آج تک وہ یوز آصف کے چبوترے سے معروف ہیں۔

فالہہ قیصر اپنی مشہور کتاب ''حضرت مسیح کشمیر میں فوت ہوئے'' میں لکھتے ہیں :

''جب ہم دور مشرق کی طرف جاتے ہیں تو ہمیں پتہ چلتا ہے وہ پاکستان ٹیکسلا کے علاقہ سے گزرے جو کشمیر کی سرحد سے زیادہ دور نہیں۔''

آگے لکھتے ہیں :

ٹیکسلا چھوڑنے کے بعد مسیح، مریم اور توما کشمیر کی طرف روانہ ہوئے لیکن مریم کو معروف ''جنت ارضی'' دیکھنا نصیب نہ ہوئی وہ اتنے لمبے اور کٹھن سفر کی صعوبتوں کو برداشت نہ کرسکیں اور راستہ میں ہی فوت ہوگئیں ۔ یہ جگہ ایک چھوٹا سا قصبہ تھا جو اب اُن کی یاد میں مری کہلاتا ہے۔ٹیکسلا سے چالیس میل اور راولپنڈی سے تیس میل کے فاصلہ پر ہے جس جگہ مریم دفن ہیں اسے'' پنڈی پوائنٹ'' کہا جاتا ہے۔اور قبر کا نام مائی میری دا استھان ہے۔ مطلب ہے ماں مریم کی آرام گاہ۔ صفحہ ۱۷

پھر آپ مزید لکھتے ہیں :-

'' مری سے مسیح نے اپنا سفر کشمیر کی طرف جاری رکھا وہ یوزمرگ کی طرف سے جو خیابان مسیح کے نام سے مشہور ہے اس میں داخل ہوئے ۔ یہ خیابان نہایت ہی سرسبز ہے اور اس کے ڈھلوانوں پر حدِ نگاہ تک درخت ہی درخت کھڑے نظر آتے ہیں ۔ یہاں یادو قبیلہ کے لوگ جن کا تعلق دس اسرائیل قبیلوں سے ہے آباد ہیں۔

یہ لوگ زیادہ تر کھیتی باڑی کا کام کرتے ہیں اور بھیڑ بکریاں پالنا بھی ان کی آمدن کا وسیلہ ہے ۔ یہ وادی کشمیر میں افغانستان اور وادی کاغان کے درمیان قدیم تجارتی گذرگاہ کے ساتھ ساتھ چلتی ہے ۔ اس راستہ پر اگر مشرق کی طرف چلا جائے تو عیش مقام آجاتا ہے۔ لفظ عیش نام عیسیٰ کے پہلے حصہ سے لیا گیا ہے اور مقام کا مطلب ٹھہرنے کی جگہ۔ کتاب نورنامہ کے مطابق یہ وہ جگہ ہے جہاں مسیح اپنے سفر کے دوران ٹھہرے اور آرام کیا۔'' (حضرت مسیح کشمیر میں فوت ہوئے، صفحہ ۲۷، انڈریاس فالبر قیصر)

حضرت مسیح علیہ السلام لدّاخ میں : ہندوستان کے بعد علاقوں اور افغانستان وغیرہ میں آنے کے علاوہ حضرت مسیح علیہ السلام تبت اور لداخ بھی آئے ہیں اور یہاں بھی قیام کیا ہے ۔ چنانچہ ۱۸۹۰ء میں ایک روسی سیاح نکولس نوٹوِچ نے لیہہ لداخ سے کوئی ۲۴ میل دُور بدھوں کے مذہبی مقام ''ہمس گنپھا'' میں قیام کرکے بدھ مت کی مذہبی روایات اور مسودات کا وہاں کے مذہبی پیشوا (لاما) کی مدد سے ملاحظہ کیا اور اس طرح اُن کو بدھ مت کی اُن محفوظ تحریرات سے جو ہمیس گنپھا میں محفوظ ہیں سے پتہ لگا ہے کہ حضرت عیسیٰ اس علاقے میں آئے ہیں۔ چنانچہ روسی سیاح لکھتا ہے :

'' ہمیس کی خانقاہ کے لاما (مذہبی پیشوا) نے حیات مسیح پر مشتمل وہ نسخے مجھے پڑھ کر سنائے جو کہ تبّتی زبان کے گوناگوں نسخوں سے ترتیب دیئے گئے تھے۔ یہ نسخے لاسہ لائبریری کے دستاویزات سے ترجمہ کئے گئے تھے ۔ یہ دستاویزات ہندوستان نیپال اور مگدا سے مسیح سے دوسوسال بعد لاسہ لائبریری میں لائی گئیں۔ مسیح کے متعلق جو معلومات بہم پہنچائی گئیں ان کو عجیب وغریب طور پر بغیر ربط و تعلق اس زمانہ کے دوسرے واقعات کے ساتھ خلط ملط کردیا تھا۔ (یسوع مسیح کی نامعلوم زندگی کے حالات صفحہ ۵۱)

حضرت مسیح پہلگام میں : لداخ سے آگے بڑھ کر حضرت مسیح جو اب یوز آصف کے نام سے جانے جاتے تھے پہلگام میں داخل ہوئے ۔ جہاں پر آپ نے بہت عرصہ گذارا۔ پہلگام کشمیر کے گرمائی دارالخلافہ سرینگر سے کوئی ۵۸ میل کے فاصلہ پر آباد ہے ۔ یہ جگہ سطح سمندر سے ۷۰۰۰ فٹ کی بلندی پر واقع ہے ۔ موسم گرما کے ایام میں دنیا بھر کے لوگ اس جگہ آکر قدرت کے نظاروں کا لطف اُٹھاتے ہیں۔ یہ جگہ عالمی شہرت رکھتی ہے۔

پہلگام کے لفظی معنی ہیں ''چرواہے کا گاؤں''

قابل غور بات یہ ہے کہ وادی کشمیر کے اطراف میں ایسے بے شمار گاؤں آباد ہیں جہاں کے رہنے والے بھیڑیں پالتے ہیں پھر کیا وجہ ہے کہ صرف اس جگہ کا نام پہلگام پڑا ۔ وجہ واضح ہے کہ ایک مشہور چرواہا اس جگہ مقیم رہا یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو خود فرماتے ہیں :

''اچھا چرواہا میں ہوں۔'' (یوحنا)

پہلگام سے آگے : پہلگام سے بارہ پندرہ میل کی دُوری پر ایک پہاڑی پر ''عیش مقام'' نام سے ایک جگہ آباد ہے۔ یہ جگہ سطح سمندر سے کوئی چھ ہزار فٹ (۶۰۰۰) کی بلندی پر واقع ہے۔

قرین قیاس ہے کہ ''عیش مقام'' پہلے عیسیٰ مقام سے مشہور ہو جو مرور زمانہ کی

وجہ سے عیش مقام مشہور ہو گیا ہو۔

عیسیٰ بار: کشمیر کی ابتدائی تاریخ راج ترنگنی ترجمہ سٹائن صاحب سے عیاں ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے نشاط باغ سرینگر کے متصل ایک چشمہ موسوم بہ ''ایشہ بر'' پر بھی وقت گذارا جسے عیسیٰ بار، یسو بار، اور عیسا بار بھی کہا گیا ہے۔

یوز آصف کی حقیقت: یہ بات لکھی جا چکی ہے کہ واقع صلیب کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ایران میں داخل ہوتے وقت اپنا نام ''یوز آصف'' مشہور کر دیا۔ جو آپ کے نام اور کام سے پورا اور مکمل مناسبت رکھتا ہے۔

یوز کا لفظ یسوع کا مخفف ہے جبکہ آصف عبرانی لفظ ہے اور اس کے معنی جمع کرنے والا۔ پس یوز آصف کے معنی ہوئے یسوع جمع کرنے والا اور یہی خدا تعالیٰ کی طرف سے آپ کا کام مقرر کیا گیا تھا کہ بنی اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کو جمع کرنا۔

فرہنگ آصفیہ جلد اپر آصف کے بارہ میں لکھا گیا ہے :

''حضرت عیسیٰ کے عہد میں جب کوڑھیوں کو اُس نے اچھا کیا تو وہ مرض سے عاری ہو کر تندرست لوگوں میں شامل ہو جاتے تھے تو انہیں آصف کے نام سے پکارا جاتا تھا پس ایسی صورت میں یوز آصف کے معنی شفا یافتہ کوڑھیوں کا نجات دہندہ۔

یوز : متلاشی یا لیڈر (فرہنگ آنندراج مصنفہ محمد باشاہ جلد ۸ صفحہ ۴۸۷)

حضرت یوز آصف کی رحلت: حضرت یوز آصف کی رحلت سرینگر کشمیر میں ہوئی اور محلّہ خانیار میں آپ کا مقبرہ آج بھی محققین کو دعوتِ فکر دیتا ہے۔

چنانچہ تاریخ واقعات کشمیر کے مصنف محمد اعظم دیدہ مری نے ۱۱۴۸ھ میں لکھا ہے :

''درجوار ایشاں سنگِ قبرے واقع شدہ۔ درعوام مشہور است کہ آنجا پیغمبرے آسودہ است کہ درزمان سابقہ درکشمیر مبعوث شدہ بود۔ ایں مکان بمقام پیغمبر معروفست ۔ درکتابے از تواریخ دیدہ شد کہ بعد قصہ دور دراز حکایتے مے نویسد کہ یکے از سلاطین زادہ ہا براہ زہد وتقویٰ آمدہ۔ ریاضت و عبادت بسیار کرد ۔ برسالت مردم کشمیر مبعوث شدہ ۔ درکشمیر آمد بدعوت خلائق اشتغال نمود ۔ بعد رحلت درمحلّہ آنزی مرہ آسود و درآں کتاب نام آں پیغمبر را یوز آصف نوشت ۔''

تاریخ واقعات کشمیر جسے تاریخ اعظمی بھی کہتے ہیں اِس حوالے سے یہ بات واضح کرنا چاہتے ہیں کہ حضرت سید نصیر الدین خانیاری کے مقبرہ کے متصل ایک قبر ہے جو یوز آصف کی قبر ہے۔ لکھتے ہیں :-

''نصیر الدین (خانیاری) کی ہمسائیگی میں ایک قبر کا پتھر واقع ہے جس کے بارہ میں عوام میں مشہور ہے کہ یہاں ایک پیغمبر مدفون ہیں جو سابقہ زمانہ میں کشمیر میں مبعوث ہوا تھا یہ مقام مقام پیغمبر مشہور ہے۔ تاریخ کی ایک کتاب میں دیکھا گیا ہے جس میں دور و دراز کی باتوں کے بعد حکایت لکھی ہے کہ کوئی شہزادہ تھا جس نے زہد و تقویٰ اور ریاضت و عبادت کا طریق اختیار کیا اور وہ اہل کشمیر کیلئے پیغمبر مبعوث ہوا۔ وہ کشمیر آیا اور مخلوق خدا کو دعوت الی الحق کے کام میں مشغول ہوا۔ جب انہوں نے وفات پائی تو محلّہ انزی مرہ میں دفن ہوئے ۔ اُس کتاب میں اُس پیغمبر کا نام یوز آصف لکھا تھا۔ انزی مرہ محلّہ خانیار (سرینگر) کے متصل ہے۔ اکثر اصحاب کمال بالخصوص میرے مرشد ملا عنایت اللہ کی خدمت میں بیان کرتے تھے کہ اس قبر کی زیارت کے وقت نبوت کے فیوض و برکات ظاہر ہوتے ہیں۔''

حضرت یوز آصف کی مرنے سے پہلے وصیت: اکمال الدین کے مصنف شیخ سعید الصادق ابی جعفر محمد بن بابویہ قمی (المتوفی ۳۸۱ھ مطابق ۹۶۱ء) یوز آصف نے اپنے شاگرد 'یابذ' کو اِن الفاظ میں وصیت کی لکھا ہے :-

''آپ نے (یوز آصف نے) مرنے سے پہلے اپنے شاگرد یابد کو بلایا جو آپ کی خدمت اور حفاظت کرتا تھا اور وہ تمام امور میں کامل تھا اسے آپ نے وصیت کی اور کہا کہ میرا دنیا سے اُٹھایا جانا قریب ہے۔ پس تم اپنے فرائض کی حفاظت کرتے رہو اور حق سے اِدھر اُدھر نہ ہونا اور عبادت بجالاتے رہنا۔ پھر

اُس نے یابد کو حکم دیا کہ وہ اُس کا مقبرہ بنائے۔ تب اُس نے اپنے دونوں پیر پھیلا دیئے اور اپنے سر کو مغرب کی طرف کیا اور اپنے منہ کو مشرق کی طرف اور وفات پائی۔'' (اکمال الدین صفحہ ۳۵۹ مطبوعہ طہران)

کشمیر میں حضرت مسیح علیہ السلام اور بنی اسرائیل کی موجودگی کی مزید شہادتیں

عیسیٰ ویّن کے مقام پر: تاریخ ہند کے مأخذات میں ہندوؤں کے اٹھارہ پوران بھی شمار ہوتے ہیں۔ یہ پران بہت قدیم زمانہ کے ہیں۔ بھوشیہ پران نواں پران ہے۔ ۱۹۱۰ء میں بمبئی (ممبئی) میں سری پرتاپ سنگھ مہاراجہ کشمیر کے حکم سے سنسکرت زبان میں شائع ہوا تھا۔ زیرنظر حصہ کا ترجمہ سنسکرت کے ایک فاضل پنڈت شیوناتھ شاستری نے کیا تھا جو یوں ہے :-

''ایک دن راجہ شالباہن ہمالہ پہاڑ کے ایک ملک (کشمیر) میں گیا۔ وہاں اُس نے ساکا قوم کے ایک راجہ کو ویّن مقام پر دیکھا وہ خوبصورت رنگ کا تھا اور سفید کپڑے پہنے ہوئے تھا۔ شالباہن نے اس سے پوچھا آپ کون ہیں؟ اُس نے جواب دیا یوسا شافت (یوز آصف) ہوں۔ اور ایک کنواری کے بطن سے میری پیدائش ہوئی۔ (راجہ شالباہن کے حیران ہونے پر) اُس نے کہا کہ میں نے جو کچھ کہا ہے سچ کہا ہے اور میں مذہب کو صاف و پاک کرنے کیلئے آیا ہوں۔ راجہ نے اُس سے پوچھا آپ کون سا مذہب رکھتے ہیں؟ اُس نے جواب دیا اے راجہ! جب صداقت معدوم ہوگئی اور ملیچھوں کے ملک (یعنی ہندوستان سے باہر ایک ملک) میں حدود شریعت قائم نہ رہے تو میں وہاں مبعوث ہوا۔ میرے کام کے ذریعہ جب گناہ گاروں اور ظالموں کو تکلیف پہنچی تو اُن کے ہاتھوں میں نے بھی تکلیفیں اُٹھائیں راجہ نے اُس سے پھر پوچھا کہ آپ کا مذہب کیا ہے؟ اُس نے جواب دیا میرا مذہب محبت صداقت اور تزکیہ قلوب پر مبنی ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ میرا نام عیسیٰ مسیح رکھا گیا ہے۔ اُس کے بعد راجہ آداب وتسلیمات بجالایا اور واپس ہوا۔'' (بھوشیہ مہا پران صفحہ ۲۸۰ / باب ۳ / ادھیائے ۲ / شلوک ۲۱ تا ۳۱)

واضح رہے کہ مقام ویّن سرینگر کے شمال و مشرق میں تقریباً دس میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔

عیش مقام کا ذکر پہلے کیا جاچکا ہے۔ عیش مقام سے جب واپس انت ناگ اسلام آباد کی طرف آتے ہیں وہاں پر ایک گاؤں انبیر پورہ علاقہ کریوہ مٹن آتا ہے وہاں ایک کنواں ہے لوگوں کا کہنا ہے کہ یہاں ہاروت ماروت اوندھے منہ لٹکائے گئے ہیں۔ یہ سب اسرائیلی معتقدات ہیں۔ اِس سے بخوبی اندازہ ہوجاتا ہے کہ یہاں بنو اسرائیل آباد تھے تبھی تو اپنے معتقدات دہراتے رہے ہیں۔

مری: راولپنڈی پاکستان سے کشمیر آتے ہوئے مری پہاڑ پر حضرت مریم کا مقبرہ ہے یہ جگہ ''مائی مری دا استھان'' کے نام سے اب بھی جانا جاتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب اپنی ماں اور چند ساتھیوں کے ساتھ وادی کشمیر کی طرف آرہے تھے تو مریم کا انتقال یہاں ہوا۔

کشمیر میں موجود بہت سارے کھنڈرات جو آج تک موجود ہیں اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ یہ اسرائیلی طرز تعمیر ہے۔ اگرچہ ہندو اِن کو اپنے مندر جتلاتے ہیں جن میں ''تختِ سلیمان'' ایک پہاڑی پر اسرائیلی طرز کا معبد ہے ہندو اس کو شنکراچاریہ کا مندر کہتے ہیں۔

علاقہ کریوہ مٹن میں ہاروت و ماروت چشمے کے نزدیک ہے۔ ''مارتنڈ'' مندر کے نام سے ایک کھنڈر موجود ہے وہ کھنڈرات بزبان حال اسرائیلی طرز تعمیر کی طرف دعوت فکر دیتے ہیں۔

اسی طرح اونتی پورہ کے نزدیک بھی ایسے کھنڈرات موجود ہیں۔

الغرض کشمیر کا چپہ چپہ گواہی دیتا ہے کہ بنی اسرائیل اس علاقے میں آئے ہیں اور کشمیریوں کے بعض معتقدات آج بھی اسرائیلی جیسے ہی ہیں اور بعض مقامات اپنے ناموں سے اعلان کرتے ہیں کہ اس علاقے میں بنی اسرائیل آباد تھے۔

جیسے ہارون، حضرت ہارونؑ کے نام سے یوس مرگ اصل میں یسوع مرگ ہے۔

گلگت بائیبل کا گلگوتھا کے نام سے مشہور ہے۔

(متی ۲۷/۳۳، مرقس ۱۵/۳۳)

حقیقتِ بیعت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کی روشنی میں

(وجاہت احمد متعلم جامعہ احمدیہ قادیان)

بیعت کیا ہے؟

اول الکلام من لغۃ البیان

بیعت کے اصل معنی اپنے تئیں بیچنے کے ہیں۔یعنی انسان اپنے آپ کو بالاہستی کے سپرد کردے اور پوری طرح اس کے رنگ میں رنگین ہوجائے یہی بیعت کے اصل معنی ہیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

’’یہ بیعت جو ہے اس کے معنی اصل میں اپنے تئیں بیچ دینا ہے۔اس کی برکات اور تاثیرات اسی شرط سے وابستہ ہیں جیسے ایک تخم زمین میں بویا جاتا ہے تو اس کی ابتدائی حالت یہی ہوتی ہے کہ گویا وہ کسان کے ہاتھ سے بویا گیا اور اس کا کچھ پتہ نہیں کہ اب وہ کیا ہوگا لیکن اگر وہ تخم عمدہ ہوتا ہے اور اس میں نشوونما کی قوت موجود ہوتی ہے تو خدا کے فضل سے اور اس کسان کی سعی سے وہ اوپر آتا ہے اور ایک دانہ کا ہزار دانہ بنتا ہے۔اسی طرح سے انسان بیعت کنندہ کو اوّل انکساری اور عجز اختیار کرنی پڑتی ہے اور اپنی خودی اور نفسانیت سے الگ ہونا پڑتا ہے تب وہ نشوونما کے قابل ہوتا ہے لیکن جو بیعت کے ساتھ نفسانیت بھی رکھتا ہے اُسے ہرگز فیض حاصل نہیں ہوتا۔‘‘

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۱۷۳)

اس مقدس اور بیّن اقتباس کی رو سے ہم پر یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہوجاتی ہے کہ صرف منہ سے ہی کہہ دینا کافی نہیں ہوتا کہ ہم نے بیعت کرلی ہے جب تک کہ تصدیق بالقلب نہ ہو۔

بیعت کے اصل معنی خدا تعالیٰ کے حضور اپنے آپ کو پیش کرنا: حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

’’یہ بالکل غلط ہے کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں چل کر انجام کار کوئی شخص نقصان اُٹھاوے۔صادق کبھی نقصان نہیں اُٹھا سکتا۔نقصان اسی کا ہے جو کاذب ہے۔جو دنیا کے لئے بیعت کو اور عہد کو جو اللہ تعالیٰ سے اس نے کیا ہے توڑ رہا ہے۔وہ شخص جو محض دنیا کے خوف سے ایسے امور کا مرتکب ہورہا ہے۔وہ یاد رکھے بوقت موت کوئی حاکم یا بادشاہ اُسے نہ چھڑا سکے گا۔اس نے احکم الحاکمین کے پاس جانا ہے جو اُس سے دریافت کرے گا کہ تو نے میرا پاس کیوں نہیں کیا؟ اس لئے ہر مومن کے لئے ضروری ہے کہ خدا جو ملک السموت والارض ہے اس پر ایمان لاوے اور سچی توبہ کرے۔‘‘

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۲۹،۳۰)

یہ بیعت نہیں ہے سودا ہے دل کا
جہاں میں نہیں ہے کوئی مول اس کا

حقیقتاً یہی بات درست وصریح ہے کہ بیعت دل کے معاملہ پر مرکوز ہے اور جب انسان ’خدا تعالیٰ ہونا چاہئے‘ کے مقام سے ہٹ کر اس مقام تک پہنچ جاتا ہے کہ ’خدا ہے‘ اور وہ ہمیں دیکھ رہا ہے جو بھی ہم اعمال بجالا رہے ہیں اس کا حساب کر رہا ہے تب وہ حقیقی رنگ میں بیعت کرنے والا کہلا سکتا ہے۔

غالب نے کیا ہی خوب اپنے تئیں کہا ہے :

دل کی تسلی کے لئے یہ خیال اچھا ہے غالب
تجھے ہم ولی سمجھتے جو نہ بادہ خوار ہوتا

احادیث میں بیعت کا ذکر : عائذ اللہ بن عبد اللہ روایت کرتے ہیں کہ عبادہ بن صامت ؓ ان صحابہ میں سے تھے جنہوں نے غزوہ بدر میں شمولیت اختیار کی اور جنہوں نے بیعت عقبہ میں شمولیت اختیار کی تھی۔ عبادہ بن صامت نے انہیں بتایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات اس وقت فرمائی جب آپ کے گرد صحابہ کی ایک جماعت موجود تھی کہ آؤ میری

اس شرط پر بیعت کرو۔ ''اَلَّا تُشْرِکُوْا بِاللّٰہِ شَیْئًا '' کہ تم اللہ کے سوا کسی چیز کو شریک نہ قرار دو گے۔ اور نہ تم چوری کرو گے اور نہ ہی تم زنا کرو گے اور نہ تم اپنی اولاد کو قتل کرو گے اور نہ تم بہتان طرازی کرو گے اور نہ ہی تم کسی معروف بات میں میری نافرمانی کرو گے۔

پس تم میں سے جس نے اس عہد بیعت کو پورا کر دکھایا تو اس کو اجر دینا اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے۔ اور جس نے اس عہد میں کچھ بھی کمی کی اور اس کی اسے دنیا میں سزا مل گئی تو وہ سزا اس کے لئے کفارہ بن جائے گی۔ اور جس نے اس عہد بیعت میں کچھ کمی کی پھر اللہ تعالیٰ نے اس کی پردہ پوشی فرمائی تو اس کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ اگر چاہے تو اسے سزا دے اور اگر وہ پسند فرمائے گا تو اس سے درگزر فرمائے گا۔ (صحیح بخاری۔ کتاب مناقب الانصار)

پھر ایک حدیث ہے :-

حضرت عبادہ بن صامت روایت کرتے ہیں کہ ہم نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت اس شرط پر کی کہ ہم سنیں گے اور اطاعت کریں گے۔ آسانی میں بھی اور تنگی میں بھی خوشی میں بھی اور رنج میں بھی اور ہم اُولوالامر سے نہیں جھگڑیں گے اور جہاں کہیں بھی ہم ہوں گے حق پر قائم رہیں گے اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈریں گے۔ (بخاری کتاب البیعت)

حضرت ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مندرجہ ذیل آیت کریمہ کے مطابق عورتوں کی بیعت لیتے تھے :

یٰۤاَیُّھَا النَّبِیُّ اِذَا جَآءَکَ الْمُؤْمِنٰتُ یُبَایِعْنَکَ عَلٰۤی اَنْ لَّا یُشْرِکْنَ بِاللّٰہِ شَیْئًا وَّلَا یَسْرِقْنَ وَلَا یَزْنِیْنَ وَلَا یَقْتُلْنَ اَوْلَادَھُنَّ وَلَا یَاْتِیْنَ بِبُھْتَانٍ یَّفْتَرِیْنَہٗ بَیْنَ اَیْدِیْھِنَّ وَاَرْجُلِھِنَّ وَلَا یَعْصِیْنَکَ فِیْ مَعْرُوْفٍ فَبَایِعْھُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَھُنَّ اللّٰہَ اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ (سورۃ الممتحنۃ آیت:۱۳)

یعنی اے نبی! جب تیرے پاس عورتیں مسلمان ہو کر آئیں اور بیعت کرنے کی خواہش کریں اس شرط پر کہ وہ اللہ کا شریک کسی کو نہیں قرار دیں گی اور نہ ہی چوری کریں گی اور نہ ہی زنا کریں گے اور نہ ہی اولاد کو قتل کریں گی اور نہ ہی کوئی جھوٹا بہتان کسی پر باندھیں گی اور نیک باتوں میں تیری نافرمانی نہیں کریں گی۔ تو ان کی بیعت لے لیا کر اور ان کے لئے استغفار کیا کر۔ اللہ بہت بخشنے والا اور بے حد رحم کرنے والا ہے۔

حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ بیعت لیتے وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دست مبارک کسی عورت کے ہاتھ سے مس نہ ہوتا تھا سوائے اس عورت کے جو آپ کی اپنی ہوتی۔ (صحیح بخاری کتاب الاحکام)

بزرگوں کا درد :

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت لینے کے آغاز سے قبل بعض نیک فطرت اور اسلام کا درد رکھنے والے بزرگوں کو یہ احساس تھا کہ اس وقت اسلام کی اس ڈولتی کشتی کو ڈوبنے سے بچانے والا اور اسلام کا صحیح درد رکھنے والا اگر کوئی شخص ہے تو وہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ہی ہیں اور یہی مسیح موعود و مہدی بھی ہیں۔ چنانچہ لوگ آپ سے درخواست کیا کرتے تھے کہ آپ بیعت لیں لیکن حضور ہمیشہ یہی جواب دیتے تھے کہ ''لَسْتُ بِمَامُوْرٍ ''یعنی میں مامور نہیں ہوں۔ (حیات احمد جلد دوم نمبر دوم صفحہ ۱۲-۱۳)

حکم الٰہی : آخر چھ سات سال بعد ۱۸۸۸ء کی پہلی سہ ماہی یعنی شروع کے تین مہینوں میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپؑ کو بیعت لینے کا ارشاد ہوا۔ یہ ربانی حکم جن الفاظ میں ہوا وہ یہ ہے :-

اِذَا عَزَمْتَ فَتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ وَاصْنَعِ الْفُلْکَ بِاَعْیُنِنَا وَوَحْیِنَا اَلَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ (اشتہار یکم دسمبر ۱۸۸۸ء صفحہ ۲)

یعنی جب تو عزم کرلے تو اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کر اور ہمارے سامنے اور ہماری وحی کے تحت کشتی تیار کر جو لوگ تیرے ہاتھ پر بیعت کریں گے اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ان کے ہاتھ پر ہوگا۔

حکم الٰہی کے بعد سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے یکم دسمبر ۱۸۸۸ء کو ایک اشتہار کے ذریعہ بیعت کا اعلان عام فرمایا۔ آپؑ نے یہ بھی

فرمایا کہ استخارہ مسنونہ کے بعد بیعت کے لئے حاضر ہوں۔(اشتہار تکمیل تبلیغ ۱۲جنوری ۱۸۸۹)

یعنی پہلے دعا کریں، استخارہ کریں، پھر بیعت کریں۔

بیعت کی اغراض ومقاصد: بیعت کے اغراض ومقاصد پر کسی حد تک پہلے ہی بات ہو چکی ہے مزید بات احسن کرنے اور سمجھانے کے لئے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا اقتباس پیش ہے۔

آپ فرماتے ہیں :

''یہ سلسلہ بیعت محض بمراد فراہمی طائفہ متقین یعنی تقویٰ شعار لوگوں کی جماعت کے جمع کرنے کے لئے ہے تا ایسا متقیوں کا ایک بھاری گروہ دنیا پر اپنا نیک اثر ڈالے اوران کا اتفاق اسلام کے لئے بابرکت وعظمت ونتائج خیر کا موجب ہو۔اور وہ برکت کلمہ واحدہ پر متفق ہونے کے اسلام کی پاک و مقدس خدمات میں جلد کام آسکیں اور ایک کاہل اور بخیل و بے مصرف مسلمان نہ ہوں اور نہ ان نالائق لوگوں کی طرح جنہوں نے اپنے تفرقہ وناتفاقی کی وجہ سے اسلام کو سخت نقصان پہنچایا ہے اور اس کے خوبصورت چہرہ کو اپنی فاسقانہ حالتوں سے داغ لگادیا ہے اور نہ ایسے غافل درویشوں اور گوشہ گزینوں کی طرح جن کو اسلامی ضرورتوں کی کچھ بھی خبر نہیں۔اور اپنے بھائیوں کی ہمدردی سے کچھ بھی غرض نہیں اور بنی نوع کی بھلائی کے لئے کچھ جوش نہیں بلکہ وہ ایسے قوم کے ہمدرد ہوں کہ غریبوں کی پناہ ہو جائیں۔یتیموں کے لئے بطور باپوں کے بن جائیں اور اسلامی کاموں کے انجام دینے کے لئے عاشق زار کی طرح فدا ہونے کو تیار ہوں اور تمام تر کوشش اس بات کے لئے کریں کہ ان کی عام برکات دنیا میں پھیلیں اور محبت الٰہی اور ہمدردی بندگان خدا کا پاک چشمہ ہر یک دل سے نکل کر اور ایک جگہ اکٹھا ہو کر ایک دریا کی صورت میں بہتا ہوا نظر آئے۔خدا تعالیٰ نے اس گروہ کو اپنا جلال ظاہر کرنے کے لئے اور اپنی قدرت دکھانے کے لئے پیدا کرنا اور پھر ترقی دینا چاہا تا دنیا میں محبت الٰہی اور توبہ نصوح اور پاکیزگی اور حقیقی نیکی اور امن اور صلاحیت اور بنی نوع کی ہمدردی کو پھیلا دے۔سو یہ گروہ اس کا ایک خاص گروہ ہوگا اور وہ انہیں آپ اپنی روح سے قوت دے گا اور انہیں گندی زیست سے صاف کرے گا۔(تبلیغ رسالت جلد اوّل صفحہ ۱۵۰ تا ۱۵۵)

بیعت کنندگان کو نصائح: سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام بیعت کنندگان کو بہت سی نصائح فرمائی ہیں۔آپ فرماتے ہیں:۔

''اس جماعت میں داخل ہو کر اول زندگی میں تغیر کرنا چاہئے کہ خدا پر ایمان سچا ہو اور وہ ہر مصیبت میں کام آئے۔پھر اس کے احکام کو نظرِ خفت سے نہ دیکھا جائے بلکہ ایک ایک حکم کی تعظیم کی جائے اور عملاً اس تعظیم کا ثبوت دیا جائے۔''

نیز فرمایا:

''دیکھو تم لوگوں نے جو بیعت کی ہے اور اس وقت اقرار کیا ہے اس کا زبان سے کہہ دینا تو آسان ہے لیکن نبھانا مشکل ہے کیونکہ شیطان اسی کوشش میں لگا رہتا ہے کہ انسان کو دین سے لاپرواہ کردے۔دنیا اور اس کے فوائد کو تو وہ آسان دکھاتا ہے اور دین کو بہت دور۔اسی طرح دل سخت ہو جاتا ہے اور پچھلا حال پہلے سے بدتر ہو جاتا ہے۔اگر خدا کو راضی کرنا ہے تو اس گناہ سے بچنے کے اقرار کو نبھانے کے لئے ہمت اور کوشش سے تیار رہو۔ (ذکر حبیب صفحہ ۳۴۶-۳۴۹)

مارچ ۱۹۰۳ء میں عید کے موقعہ پر آپؑ نے فرمایا :

''آپ لوگوں کی یہ بیعت بیعت توبہ ہے توبہ دو طرح ہوتی ہے ایک تو گزشتہ گناہوں سے یعنی ان کی اصلاح کرنے کے واسطے جو کچھ پہلے غلطیاں کر چکا ہے ان کی تلافی کرے اور حتی الوسع ان بگاڑوں کی اصلاح کی کوشش کرنا اور آئندہ کے گناہوں سے باز رہنا اور اپنے آپ کو اس آگ سے بچائے رکھنا۔

اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ توبہ سے تمام گناہ جو پہلے ہو چکے ہیں معاف ہو جاتے ہیں بشرطیکہ وہ توبہ صدق دل اور خلوص نیت سے ہو اور کوئی پوشیدہ دغابازی دل کے کسی کونہ میں پوشیدہ نہ ہو۔وہ دلوں کے پوشیدہ اور مخفی رازوں کو جانتا ہے۔وہ کسی کے دھوکہ میں نہیں آتا پس چاہئے کہ اس کو دھوکہ دینے کی کوشش نہ کی جاوے اور صدق سے نہ نفاق سے،اس کے حضور توبہ کی جاوے

۔توبہ انسان کے واسطے کوئی زائد یا بے فائدہ چیز نہیں ہے اوراس کا اثر صرف قیامت پر ہی منحصر نہیں بلکہ اس سے انسان کی دنیا اور دین دونوں سنور جاتے ہیں اوراسے اس جہان میں اورآنے والے جہان دونوں میں آرام اورخوشحالی نصیب ہوتی ہے۔(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۱۸۷، ۱۸۸)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ بیعت کنندگان کو بیعت کے اصل معنی اور اغراض ومقاصد کو سمجھنے اوراس کے پیش نظر اپنی زندگیوں کو گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین۔

Love For All Hatred For None

Nasir Shah (Prop.)
Gangtok, Sikkim

Watch Sales & Service
All kind of Electronics
Export & Import Goods &
V.C.D. and C.D. Players
are available here

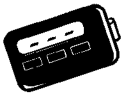
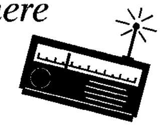

Near Ahmadiyya Muslim Mission
Gangtok, Sikkim
Ph.: 03592-226107, 281920

NAVNEET JEWELLERS

Ph.: 01872-220489 (S)
220233, 220847 (R)

CUSTOMER'S SATISFACTION IS OUR MOTTO

FOR EVERY KIND OF
GOLD & SILVER ORNAMENTS

(All kinds of rings & "Alaisallah" rings also sold here)

Navneet Seth, Rajiv Seth
Main Bazzar Qadian

Prop. S. A. Quader

Ph. : (06784) 230088, 250853 (O)
252420 (R)

JYOTI SAW MILL

Saw Mill Owner
&
Forest Contractor

Kuansh, Bhadrak, Orissa

Cell : 09886083030

زبیر احمد شحنہ

ZUBER

Engineering Works
Body Building All Types of
Welding and Grill Works
HK Road - YADGIR-585201
Dist. Gulbarga - Karnataka

گوگل ڈاٹ کام کی کہانی

کیلیفورنیا کی سین فورڈ یونیورسٹی کے دو چوبیس سالہ طالبعلموں لیری پیج اور سرگئی برن نے آج سے تقریباً بارہ سال قبل ایک ویب سائٹ کا نام رجسٹر کروایا تھا اور اس ویب سائٹ کا نام تھا گوگل ڈاٹ کام۔ ان دونوں طالب علموں کے دوران تعلیم ہی ارادے بلند و بانگ تھے لیکن ان کو یہ اندازہ نہ تھا کہ ویب سائٹ رجسٹر کروانے کا یہ لمحہ کمپیوٹر کی تاریخ میں ایک یادگار لمحہ بن جائے گا۔ گوگل ریاضی کی ایک اصطلاح گوگل Googol سے ماخوذ ہے جس کے اصطلاحی معانی ایک بہت بڑی رقم کے ہیں۔ ایک ایسی رقم جس کو لکھنے کے بعد ایک سو صفر لگانے پڑتے ہیں یعنی یہ اتنی بڑی رقم بن جاتی ہے کہ جس کو احاطہ خیال میں لانا تقریباً ناممکن ہے۔

اس قدر لکھا جاسکتا ہے کہ اگر تمام کائنات کے ذرے بھی ایٹم بھی اگر حاصل کر لئے جائیں تو شاید اتنی بڑی رقم نہ بن سکے۔ گوگل ڈاٹ کام نے معرض وجود میں آنے کے دس برسوں میں اس قدر ترقی کی منازل طے کر لی ہیں جس کا تصور شاید اس کے خالقوں نے بھی نہ کیا ہوگا۔ گوگل ڈاٹ کام اس وقت علم، فن، تفریح، موسیقی، معلومات کا ایک ایسا ذخیرہ ہے کہ جو اس کے استعمال کنندہ کے لئے ایک نعمت سے کم نہیں اور اس ذخیرہ کی وسعت کا اندازہ لگانا شروع کر دیا جائے تو انسانی ذہن چکرا جائے۔ قصہ مختصر گوگل ڈاٹ کام کے اندر اربوں الیکٹرانک صفحات، تصویریں، ویڈیوز، خبریں، ای میلز، نقشے، کتابیں اور دوسری اشیاء موجود ہیں کہ شاید ہی کوئی انسان ان تمام ذخائر کا استعمال کر سکا ہو۔ ان ذخائر میں ہر لمحے مزید اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔

لیری پیج اور سرگئی برن نے گوگل ڈاٹ کام ویب سائٹ کا نام یوں تو ماہ ستمبر ۱۹۹۷ء کو خرید لیا تھا مگر اس سرچ انجن کو باقاعدہ ہوتے ہوئے تقریباً ایک سال کا عرصہ لگ گیا تھا۔ اس زمانے میں انٹرنیٹ پر یوں تو کئی سرچ انجن موجود تھے مثلاً یاہو، اکسائٹ، الٹاوسٹا مگر گوگل ڈاٹ کام کے پاس تین خوبیاں ان تمام سرچ انجنوں سے امتیازی حیثیت کی تھیں اور وہ تین خوبیاں مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) برجستگی

(۲) برق رفتاری

(۳) اور سادگی

ان خوبیوں کا واضح ادراک انٹرنیٹ استعمال کرنے والوں کو تب ہوتا ہے جب وہ کسی دوسرے سرچ انجن کو کھولتے تو ہر طرف لنک تصویریں خبریں اور بے جا اشتہارات کی بھرمار ذہن کو پریشان کر دیتی ہے جبکہ گوگل ڈاٹ کام کی سادگی اور پھر برق رفتاری نے اپنے استعمال کرنے والوں کو گرویدہ بنالیا ہے اور اب گوگل ڈاٹ کام کو استعمال کرنے والا شاذ و نادر ہی کوئی دوسرا سرچ انجن استعمال کرتا ہے۔ اس کی ایک بڑی وجہ اس میں سرچ نتائج دوسرے سرچ انجنوں سے زیادہ واضح اور بامعنی ہوتے ہیں۔ اس مقصد کے حصول کے لئے روزانہ لاکھوں، کروڑوں، بلکہ اربوں لوگ گوگل ڈاٹ کام کو استعمال کرتے ہیں ایک سروے کے مطابق تقریباً ۵۶ کروڑ لوگ گوگل کی ویب سائیٹ روزانہ استعمال کر رہے ہیں۔

کیلی فورنیا کی سین فورڈ یونیورسٹی کے طالب علموں لیری پیج اور سرگئی برن نے جو کاروبار اپنے گھر کی گیرج سے شروع کیا تھا اب اس فرم (ادارے) کے ملازمین کی تعداد تیرہ ہزار سات سو سے تجاوز ہو چکی ہے۔ برن اور پیج کے ذاتی اکاؤنٹ میں اس وقت سولہ ارب ڈالر جمع ہو چکے ہیں۔

گوگل اپنے ملازمین کو بھاری تنخواہیں اور سہولیات دینے کے

لئے دنیا بھر میں مشہور ہے اس کے علاوہ گوگل اپنے ملازمین کو بیس فیصد وقت کمپنی کے لئے نئے نئے آئیڈیاز سوچنے میں صرف کرنے کو کہتا اور دیتا ہے ۔ لہٰذا ۲۰۰۰ء میں جب گوگل نے الفاظ کے ساتھ ننھی اشتہار بیچنا شروع کئے تو یہ ایسی اختراع تھی جس کی طرف دوسری کمپنیوں کا ذہن نہیں گیا تھا اور جب ۲۰۰۴ء میں گوگل سٹاک ایکسچینج پر پہلی مرتبہ آیا تو اس کے حصص کی قیمت ۸۵ ڈالر فی حصہ مقرر ہوئی تھی ۔ ۲۰۰۴ء میں گوگل کے اسٹاک کی کل مالیت سولہ کروڑ چالیس لاکھ ڈالر تھی جو صرف دو برس کے اندر بڑھ کر تیرہ ارب چالیس لاکھ ڈالر تک پہنچ چکی ہے۔

۲۰۰۶ء میں گوگل نے یوٹیوب کو ڈیڑھ ارب ڈالر کی خطیر رقم دے کر خرید لیا جس کے بعد گوگل دنیا کی سب سے مقبول ویڈیو تقسیم کرنے والی سائٹ کا مالک بن چکا ہے گوگل کا ایک اور زبردست منصوبہ گوگل پرنٹ ہے جس کے تحت گوگل لاکھوں کتابوں کو انٹرنیٹ پر مفت فراہم کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ واضح رہے کہ گوگل کی سب سے اہم خصوصیت یہ ہے کہ وہ اپنی تمام خدمات مفت فراہم کرتا ہے اور اپنا منافع اشتہاروں سے کماتا ہے ۔گوگل ڈاٹ کام اب صرف ایک سرچ انجن تک محدود نہیں رہا بلکہ یہ اپنے استعمال کرنے والوں کو جی میل کے نام سے مفت ای میل کی سہولت فراہم کرتا ہے اور اس کے ساتھ دنیا بھر کے نقشوں پر مشتمل ویب سائٹ، خبریں، تصویریں ایڈٹ کرنے اور دیگر کئی ایک سہولتوں کے علاوہ گوگل ورڈ ، گوگل سپریڈ شیٹ وغیرہ بھی فراہم کر رہا ہے ۔ گوگل نے جس قدر ترقی کی ہے اس قدر ہی زیادہ استعمال کرنے والوں کو زیادہ سہولتیں فراہم کی ہیں اور یوں گوگل نے دنیا بھر کے انسانوں کو صرف دس سال کے محدود عرصہ میں جس قدر متاثر کیا ہے اس کی مثال خال خال ہی ملتی ہے۔

Love For All Hatred For None
Sk.Zahed Ahmad
Proprietor
M/S
M.F. ALUMINIUM
Deals in :
All types of Aluminium, Sliding, Window, Door, Partitions, Structural Glazing and Aluminium Composite Panel
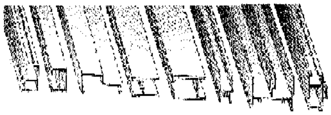
Chhapullia, By-Pass, Bhadrak, Orissa, Pin - 756100, INDIA
Mob 09437408829, (R) 06784-251927

C. K. Mohammed Sharief
Proprietor
CEEKAYES TIMBERS
VANIYAMBALAM - 679339
DISTT.: MALAPPURAM
KERALA
☎ : Wandoor (O) 247392, (R) 247192

Shop: 0497 2712433
: 0497 2711433
Mob. : 9847146526

JUMBO
BOOKS
(Agents for Government Publications and Educational Suppliers)
FORT ROAD, KANNUR - 670 001, KERALA, INDIA

میتھی کے فوائد

(منجانب نورالدین نوری)

اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا کون انکار کرسکتا ہے۔خدا تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی اشیاء کے خواص پر جتنا غور کیا جائے اتنے ہی اس کے خواص ظاہر ہوتے جاتے ہیں ۔خدا تعالیٰ نے جو کچھ بھی پیدا کیا ہے اس کے بے شمار فوائد بھی ہیں جس کا احاطہ انسان نہیں کرسکتا جیسے حضرت مسیح موعودؑ اپنے ایک شعر میں فرماتے ہیں:

کیا عجب تو نے ہر اک ذرہ میں رکھے ہیں خواص
کون پڑھ سکتا ہے سارا دفتر ان اسرار کا

پس خدا تعالیٰ کی پیدا کردہ نعمتوں پر ہم کو غور کرتے ہوئے اس کے فوائد سے فائدہ اٹھانا چاہئے۔خاکسار آپ کو میتھی کے فوائد میں سے چند فوائد بتائیگا۔یہ ایک بہت سستی سبزی ہے اور اس کے بیج بھی عام مل جاتے ہیں پنجاب میں اس کی گھر گھر میں کھیتی کی جاتی ہے۔میتھی سردی کے موسم میں بہت ملتی ہے۔ اور اکثر لوگ اسے سبزی کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔اس کے پتّے پکائے جاتے ہیں اُس کی بھجیا آلو کے ساتھ بھی بنا کر پکائی جاتی ہے۔جو بہت لزیز بنتی ہے اس کا مزہ معمولی کڑوہ ہوتا ہے۔اس کے بیج پیلے رنگ کے چھوٹے چھوٹے ہوتے ہیں۔حکمت میں میتھی کے بہت سے فوائد بتائے گئے ہیں اس کے بیج ہاضمہ اور اسکی خرابی کے لئے بہت مفید ہیں۔اس کے پتّوں کی بھجیا بنائیں یا اسکو سکھا کر رکھ لیں اور سوکھی میتھی کسی بھی سبزی میں تھوڑی سی ملائیں تو سبزی کا مزہ دو بالا ہو جاتا ہے۔اس کے بیج سکھا کر اور پیس کر بھی دیگر سبزیوں میں استعمال کئے جاسکتے ہیں۔اس کے اور بھی بہت سے فوائد ہیں۔ مثلاً سردی کے موسم میں اس کا زیادہ استعمال گٹھیا کے مریضوں کے لئے بے حد فائدہ مند ہے۔میتھی کے بیج پیس کر گڑ کے ساتھ ملا کر کھائیں دردوں کو آرام ہوگا۔میتھی کے بیجوں کو دودھ میں پیس لیں اور پھر اسے چھان لیں اور نیم گرم کر کے کان میں ٹپکانے سے درد دور ہو جاتا ہے اور بہنا بھی بند ہو جاتا ہے۔بعض لوگوں کو بوٹے دین کی بیماری ہوتی ہے (یعنی منہ میں بدبو آنا) اگر میتھی کے بیج اچھی طرح پانی میں ابال لیں اور روزانہ اس پانی سے خوب کلّی کریں اس سے منہ کی بدبو جاتی رہے گی۔میتھی کی سبزی پیٹ کی تیزابیت قبض، پیٹ درد وغیرہ کے لئے بہت ہی مفید ہے اور نظام ہاضمہ صحیح رہتا ہے ۔شوگر کے مریض اگر میتھی کے بیج پیس کر اس کا پاؤڈر آدھا چائے کا چمچ روزانہ استعمال کریں تو شوگر کی مقدار کم ہوتی رہے گی۔اگر اس کے بیج 1/2 پاؤ ایک کلو پانی میں اس قدر ابالیں کہ پانی تین پاؤ رہ جائے تو اسے چھان کر ٹھنڈا کر کے بوتل میں بھر لیں اور روزانہ ایک چمچ صبح ایک شام استعمال کرنے سے بھی شوگر کنٹرول رہتی ہیں۔میتھی کی کڑواہٹ کے اور بھی بے شمار فوائد ہیں سکوڑا، گلے کی تکلیف، بخار اور کثرت پیشاب کی بیماری دور ہوتی ہے۔اس کے پاؤڈر کو باریک پیس کر دہی میں ملا کر سر پر ملنے سے بال مضبوط ہوتے ہیں اور خشکی جاتی رہتی ہے۔لیپ ملنے کے بعد سر گرم پانی سے دھو لیں اگر میتھی کے بیج ناریل کے تیل میں ڈال دیں اور اسے دھوپ میں رکھیں اور وہ تیل سر میں لگایا جائے تو یہ بالوں کی خوبصورتی ملائم پن اور مضبوطی کے لئے بہت ہی مفید ہے۔میتھی کے بیجوں کی کھچڑی بھی لاجواب بنتی ہے جو جوڑوں کی دردوں کے لئے بہت فائدہ مند ہے۔رات کو میتھی کے بیج بھگو دیں بیج نرم ہو جائیں گے اس کو صبح چاول ڈال کر کھچڑی بنالیں اور دیسی گھی یا مکھن ڈال کر کھائیں مزہ بھی لیں اور جوڑوں کے درد کو بھی بھگائیں۔

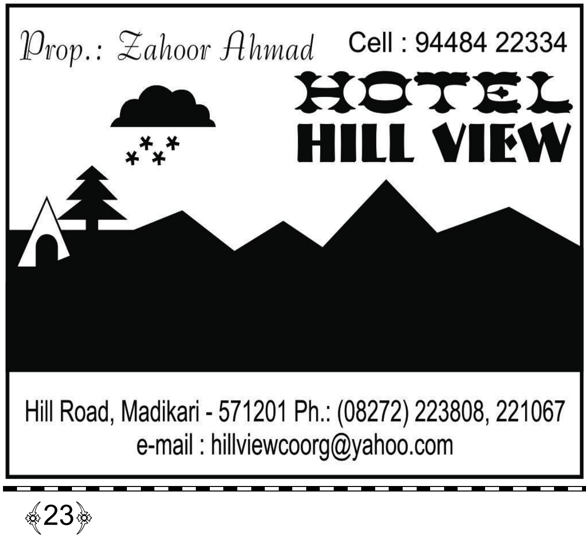

دوست

(از شیخ مجاہد احمد شاستری اُستاذ جامعہ احمدیہ قادیان)

انسان مدنی الطبع ہے اس لئے انسان کو کسی دوست کو بنانے سے پہلے بڑی اچھی طرح سوچ بچار کر لینا چاہئے۔ اچھا دوست جہاں زندگی کی سب سے بڑی نعمت ہے وہاں بُرا دوست اُسے گمنامی اور بدنامی کے دریا میں گرانے کا باعث بن جاتا ہے۔ آیئے اچھے اور بُرے دوستوں کے فوائد و نقصانات کا جائزہ لیں۔

اچھے دوستوں کے اچھے ثمرات

(۱) انسان کی نیک نامی پیدا ہوگی۔

(۲) والدین کی عزت میں اضافہ ہوگا۔

(۳) انسان غلط خیالات سے بچ جائے گا۔

(۴) اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا خوف اُسے ہر دم رہے گا۔

(۵) بڑوں کا ادب ملحوظ رہے گا۔

(۶) خاندان والے اور محلے والے اس سے محبت کریں گے۔

(۷) انسان کا پیسہ دولت غلط کاموں میں خرچ ہونے سے بچے گی۔

بُرے دوستوں کے نقصانات

(۱) والدین کی نیک نامی میں فرق آتا ہے۔

(۲) معاشرہ ایسے لوگوں کو پسند نہیں کرتا۔

(۳) اپنے ضمیر کی عدالت میں یہ لوگ مجرم ہوتے ہیں۔

(۴) بے ادب ہو جاتے ہیں۔

(۵) شرم و حیا ختم ہو جاتی ہے۔

(۶) آداب محفل سے بالکل عاری ہو جاتے ہیں۔

(۷) بدگوئی ان کا مقدر بن جاتی ہے۔

(۸) لڑنا جھگڑنا ان کا مشن بن جاتا ہے۔

(۹) معاشرے اور گھر والوں کا چین و سکون برباد کرتے رہتے ہیں۔

(۱۰) دین سے دُور ہو جاتے ہیں اور جہنم کے قریب ہو جاتے ہیں۔

(۱۱) چوری اور جھوٹ کی عادات ان میں پڑنا شروع ہو جاتی ہے۔

(۱۲) نہ چاہتے ہوئے بھی اپنے مال کو غلط جگہ پر خرچ کرنا پڑتا ہے۔

اب قارئین خود ہی فیصلہ کر لیں کہ وہ اپنے اچھے دوست چن کر معاشرہ کی بہتری کے لئے مثبت کردار ادا کرنا چاہیں گے یا پھر بُرے دوست چن کر معاشرہ میں بدامنی اور بے چینی پھیلانے میں عملی کردار ادا کر رہے ہونگے۔ فیصلہ آپ کیجئے!!۔

KANNUR CITY CENTRE

Fort Road, Kannur-Kerala, Phone : 0497-2702003, 2712138, 2706563
Fax : 0497-2767498, E-mail : city_centre@sancharnet.net

ملکی رپورٹیں

وڈمان: (رپورٹ از ایم۔مقبول مبلغ سلسلہ) مورخہ 24 جنوری کو باجماعت نمازِ تہجد ادا کی گئی جس میں خدام، انصار اور اطفال حاضر ہوئے۔ نمازِ فجر کے بعد اجتماعی وقارِعمل کئے گئے جس میں زیرِ تعمیر لجنہ ہال کے صحن سے پتھر اُٹھائے گئے اور دوسری جگہ نصب کیا گیا۔ مورخہ 25 جنوری کو بعد نمازِ مغرب جلسہ سیرۃ النبی منعقد کیا گیا جس کی صدارت مکرم مبشر الدین صاحب زعیم انصار اللہ نے کی۔ خاکسار نے آنحضرت ﷺ کے توکل علی اللہ پر روشنی ڈالی۔ مورخہ 26 جنوری کو بعد نمازِ مغرب تربیتی جلسہ مکرم محمد عثمان صاحب سیکریٹری مال کی صدارت میں منعقد ہوا۔ خاکسار نے تقریری اور قیام نماز کے بارے میں روشنی ڈالی۔

مہدوں سرکل موگا پنجاب: (رپورٹ از علی محمد قائد مجلس) مورخہ 15 جنوری کو خدام الاحمدیہ کی طرف سے ایک وقارِعمل کیا گیا جس میں دارالتبلیغ کی چھت کے اُوپر مٹی ڈالی گئی۔ تین بجے سے شام پانچ بجے تک وقارِ عمل جاری رہا۔ وقارِعمل کے اختتام پر اجتماعی دُعا ہوئی۔

سرکل گوالیار: (رپورٹ از رئیس الدین خاں مبلغ سلسلہ) مورخہ 5 جنوری تا 29 جنوری سرکل گوالیار کی جانب سے TRADE FAIR میں خدمتِ خلق کی غرض سے مفت ہومیوپیتھی کیمپ لگایا گیا۔ اس کیمپ سے اللہ کے فضل سے ہزاروں لوگوں نے فائدہ اُٹھایا نیز مختلف اخبارات نے احمدیہ مسلم کیمپ سے متعلق خبریں شائع کیں۔

چنتہ کنٹہ: (رپورٹ از زین العابدین) مورخہ 20 فروری کو یومِ مصلح موعود نہایت شاندار رنگ میں منایا گیا۔ نمازِ تہجد سے تقریبات کا آغاز ہوا۔ جلسہ یومِ مصلح موعود بعد نمازِ مغرب وعشا مسجد فضل عمر میں منعقد کیا گیا۔ مکرم محمود احمد صاحب قائم مقام صدر جماعت نے صدارت کی۔ ''پیشگوئی مصلح موعود کا پس منظر''، ''حضرت مصلح موعودؓ کی خدمتِ اسلام''، اور ''آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی یتزوج ویولد لہ'' کے موضوعات پر مکرم امیر احمد، خاکسار اور مکرم نصیر احمد خادم نے تقاریر کیں۔ آخر پر محترم صدر اجلاس نے خطاب فرمایا اور دُعا کرائی۔ حاضرین میں شرینی بھی تقسیم کی گئی۔

قادیان: (از اظہر احمد خادم مہتمم مقامی) ماہِ فروری میں نمازِ تہجد ادا کی گئی۔ قادیان کی تین مساجد میں 65 فیصد حاضری رہی۔ اسی طرح دورانِ ماہ ''وقفِ جدید'' کے عنوان پر ایک مجلس مذاکرہ کا انعقاد عمل میں آیا جس میں مکرم سلطان احمد صاحب ظفر پرنسپل جامعۃ المبشرین اور مکرم عبدالوکیل نیاز صاحب نائب ناظم ارشاد نے بہترین رنگ میں روشنی ڈالی۔ اسی طرح دورانِ ماہ ایک فری میڈیکل کیمپ بھی لگایا گیا جس میں تقریباً 400 مریضوں کو مفت دوائی تقسیم کی گئی۔ اس کیمپ کی خبریں مختلف مقامی اخبارات میں بھی شائع ہوئیں۔ اسی طرح اس ماہ کل 28 وقارِعمل کئے گئے جن میں قادیان کی مساجد اور محلہ جات کی صفائی کی گئی۔ نیز دورانِ ماہ پانچ خدام نے عطیہ خون دیا۔

کشمیر زون نمبر 1: (از عبدالقیوم ناصر زونل قائد) ماہ فروری میں اس زون میں کئی تربیتی اور تعلیمی پروگرام منعقد کئے گئے۔ جن میں قابل ذکر مجلس خدام الاحمدیہ ریشی نگر، محمود آباد، طاہر آباد، آسنور، کوریل، اور ریوٹن میں یومِ مصلح موعود اور سیرتی جلسہ بروز 27 فروری کا کامیاب انعقاد ہے۔ یومِ مصلح موعود کے ساتھ ہر مجلس میں اجلاس کے ساتھ کوئز پروگرام بھی منعقد ہوئے جبکہ طاہر آباد میں اس روز اس دن کی مناسبت سے ایک چھوٹی سی نمائش کا اہتمام بھی کیا گیا۔ جلسہ ہائے سیرۃ النبی اور یومِ مصلح موعود میں احباب نے عقیدت اور احترام کے ساتھ شرکت کی۔

ورنگل: (محمد اکبر مبلغ سلسلہ) مورخہ ۱۲ تا ۱۴ جنوری اس زون کے اطفال کا تین روزہ کیمپ جماعت احمدیہ بلّا رام میں منعقد ہوا۔ اس کیمپ میں تقریباً 60 اطفال نے شرکت کی۔ روزانہ نمازِ تہجد سے پروگراموں کا آغاز ہوتا رہا۔ اور نمازِ فجر کے بعد درس کا انتظام بھی تھا۔ نو بجے تا نمازِ ظہر کلاسز لگتی رہیں۔ ان کلاسز میں اطفال کو تاریخ اسلام، تاریخ احمدیت اور اسی طرح ضروری دینی امور کے بارے میں آگاہ کیا جاتا رہا۔ روزانہ بعد نمازِ عصر کھیلوں کا بھی انتظام تھا۔ آخری دن اطفال کے علمی مقابلہ جات بھی کروائے گئے۔ اختتامی اجلاس میں غیر از جماعت معززین نے بھی شرکت کی جنہوں نے اسلام اور احمدیت کے بارے میں اپنے تاثرات بیان کئے۔ اس اجلاس میں اطفال میں انعامات بھی تقسیم کئے گئے۔

بنگلور: (از محمد کلیم خان مبلغ سلسلہ) مورخہ ۲۱ فروری کو بعد نمازِ عصر عزیز عدیل احمد ارسلان اور عزیز حزقیل احمد انور کی تقریب آمین منعقد ہوئی۔ دونوں بچے وقفِ نو کے مجاہد ہیں۔ محترم امیر صاحب صوبائی نے دونوں بچوں کی تقریب آمین کرائی۔ اسی طرح اس موقعہ پر عزیز اعجاز احمد کی بسم اللہ بھی کرائی گئی۔

ماتھوٹم: (از قائد مجلس) مورخہ ۷فروری کو اطفال الاحمدیہ کا ایک سائیکل ٹور ماتھوٹم سے پانچ کلومیٹر دور سمندری علاقہ کی طرف گیا۔اطفال اس ٹور میں خوب محظوظ ہوئے۔اس ٹور میں کل ۱۴اطفال نے شرکت کی۔

قادیان: (از سید محی الدین سیکریٹری عمومی مجلس اطفال الاحمدیہ) ماہ فروری میں دو میٹنگیں ہوئیں۔۱۴ وقارِعمل ہوئے۔ایک پکنک ہوا۔ایک فٹ بال اور کرکٹ کا ٹورنامنٹ منعقد کیا گیا۔حفظ متن پیشگوئی کا مقابلہ کرایا گیا۔۸تربیتی اجلاسات کرائے گئے۔۱۲۰ اطفال نے حضور انور کو دُعائیہ خطوط لکھے۔۶۰ اطفال کا طبی معائنہ کرایا گیا۔

جمشید پور: (از نیک محمد صوبائی قائد) مورخہ ۲۸فروری کو جماعت احمدیہ جمشید پور کی طرف سے تلسی بھون میں ایک بُک اسٹال لگایا گیا۔جس میں ۲۰۰۰روپے کی کتابیں فروخت ہوئیں۔تقریباً ۱۵۰۰۰سے زائد افراد تک احمدیت کا پیغام پہنچا اور کثرت سے ہندی وانگریزی لٹریچر تقسیم ہوا۔اخبارات میں اس اسٹال کی خبریں شائع ہوئیں نیز ایک ٹی وی چینل پر بھی خبر نشر ہوئی۔علاوہ ازیں بعض سیاسی سرکردہ شخصیات نے بھی اس اسٹال کا دورہ کیا۔یہ بُک اسٹال کل دس روز تک جاری رہا۔

کرکٹ ٹورنامنٹ QPL(قادیان پریمئر لیگ)

(رپورٹ از اظہر احمد خادم مہتمم مقامی قادیان) شعبہ صحت جسمانی کے تحت مورخہ 6فروری تا14فروری 2010ء تک خدام الاحمدیہ قادیان کے زیر انتظام قادیان دارالامان میں خدام کا ایک کرکٹ ٹورنامنٹ منعقد کرنے کی توفیق ملی یہ ٹورنامنٹ اس لحاظ سے نہایت کامیاب رہا کہ اس میں احمدیہ کھلاڑیوں کے ساتھ قادیان کے غیر از جماعت نوجوانوں نے بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور بھائی چارہ کا اعلیٰ نمونہ دکھایا اس ٹورنامنٹ کا موٹو LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE رکھا گیا تھا۔اس ٹورنامنٹ کی افتتاحی تقریب مکرم ومحترم جلال الدین صاحب نیر قائم مقام ناظر اعلیٰ وامیر جماعت احمدیہ قادیان اور اسی طرح مکرم ومحترم حافظ مخدوم شریف صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کے زیر اہتمام منعقد ہوئی۔

اس ٹورنامنٹ میں 9ٹیموں نے حصہ لیا۔ہر ٹیم کے لئے ایک ایک مینجر مقرر کیا گیا تھا۔جنہوں نے اپنی اپنی ٹیموں کو Sponser کیا تھا۔جن کے اسماء اس طرح سے ہیں۔

مکرم قریشی انعام الحق صاحب،مکرم عبد الرحمٰن صاحب خالد،مکرم منور احمد صاحب نوری U.K،مکرم سیٹھ صاحب،مکرم کیول لتھرا صاحب،مکرم باجوہ صاحب،مکرم راجیو صاحب،مکرم ناصر ابراہیم صاحب،مکرم ملک محمد اکبر صاحب۔

ان تمام میچیز میں میڈیا کا بھی بہت بڑا کردار تھا اور اسی طرح مختلف اخبارات میں بھی ان میچیز کے بارہ میں شائع کیا گیا مثلاً جگ بانی،سچ دی پٹاری،ہند سماچار،اجیت اخبار،بھاسکر،وغیرہ۔

جیتنے والی ٹیم کو 3100روپئے نقد انعام دیا گیا اور اسی کے ساتھ ٹرافیاں بھی دی گئیں اور runner up ٹیم کو 2100روپئے نقد انعام دیا گیا اور ساتھ ٹرافیاں بھی دی گئیں۔اور ساتھ ہی جن جن احباب نے اس میں خاص تعاون دیا ان کو بھی انکی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے انعام سے نوازہ گیا۔

ٹورنامنٹ کے اگلے دن مکرم نور الدین صاحب نوری مینجر کی طرف سے اپنی ٹیم کے ٹورنامنٹ جیتنے کی خوشی میں ایک عشائیہ کا اہتمام کیا گیا تھا۔جس میں جماعتی عہدیداران کے علاوہ غیر مسلم احباب نے بھی شرکت کی اور ایک اچھا اثر لے کروہ یہاں سے گئے۔

ایک احمدی مسلمان کو لائف ٹائم ایچومنٹ ایوارڈ

مورخہ 15اگست 2009ء کو یوم آزادی کے دن حکومت ہند کی طرف سے مکرم عبد الحفیظ صاحب فانی آف بھدرواہ کو بھدرواہ میں ایک پُر وقار تقریب میں پہلے لائف ٹائم ایچومنٹ کے ایوارڈ سے نوازا گیا۔یہ ایوارڈ بھدرواہ کی تاریخ میں پہلی مرتبہ دیا گیا۔دشمنانِ احمدیت کی بہت زوردار کوشش تھی کہ یہ ایوارڈ کسی احمدی کو نہ ملے مگر اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ ایوارڈ محترم موصوف جو کہ احمدی ہیں کو ملا۔محترم موصوف کو یہ ایوارڈ تعلیم اور خدمت خلق کے میدان میں نمایاں کارکردگی کے سلسلہ میں دیا گیا۔اس تقریب کی خبریں مختلف مقامی اخبارات نے تصاویر کے ساتھ شائع کیں۔(گوہر حفیظ فانی سابق قائد مجلس خدام الاحمدیہ بھدرواہ)

دُعائے مغفرت

افسوس مورخہ ۲۱جنوری ۲۰۱۰ء کو مکرم نصر اللہ زشریف صاحب وفات پاگئے۔(اناللہ انا الیہ راجعون)

مرحوم ایک لمبے عرصہ سے جماعت احمدیہ بنگلور کے لوکل سیکریٹری کے طور پر خدمت بجالا رہے تھے۔ اپنا زیادہ تر وقت مسجد میں ہی گذارتے تھے اور مرحوم کی خواہش کے مطابق موصوف کو غسل بھی مسجد میں ہی دیا گیا اور نمازِ جنازہ بھی مسجد میں ہی ادا کی گئی۔ مرحوم نے ایک بیٹی اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ موصوف کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ (محمد کلیم خان مبلغ سلسلہ بنگلور)

ضروری اعلان

جملہ قائدین مجالس وزونل قائدین کی آگاہی کے لئے الان کیا جاتا ہے کہ مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کے مالی سال کے پانچ ماہ گذر چکے ہیں اور ایک بہت بڑے بجٹ کی وصولی ابھی باقی ہے۔ جملہ قائدین سے گذارش کی جاتی ہیکہ وہ اپنی اپنی مجالس میں وصولی کے نظام کو مضبوط بناتے ہوئے چندہ جات کی وصولی کی طرف متوجہ ہوں۔ اس سلسلہ میں مرکزی انسپکٹران بھی دورہ پر ہیں اُن سے بھی ہر ممکن تعاون کرتے ہوئے عند اللہ ماجور ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو بہترین خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ (مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَنفِقُوا مِمَّا رَزَقْنَاكُم
مِّن قَبْلِ أَن يَأْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيهِ وَلَا خُلَّةٌ
وَلَا شَفَاعَةٌ وَالْكَافِرُونَ هُمُ الظَّالِمُونَ ٥

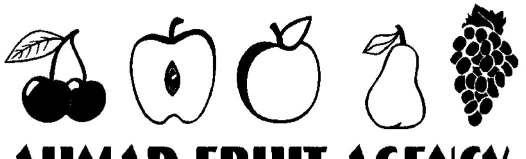

AHMAD FRUIT AGENCY
Commission & Forwarding Agents :
Asnoor, Kulgam (Kashmir)

Hqrt. Dar Fruit Co.
Kulgam
B.O. Ahmad Fruits

Mobiles : 9419049823, 9906722264

جلسہ ہائے سیرۃ النبی

بنگلور: (از محمد کلیم خان مبلغ سلسلہ) مورخہ ۲۷ فروری کو بمقام احمدیہ مسجد ولسنی گاؤں زیر صدارت محترم امیر صاحب صوبائی جلسہ سیرۃ النبی منعقد ہوا۔ مکرم عظمت اللہ صاحب قریشی نے 'شانِ رسول اللہ' کے عنوان پر پہلی تقریر کی۔ دوسری تقریر مکرم مولوی نور الحق صاحب نے 'آنحضرت ﷺ کا توکل علی اللہ' کے موضوع پر کی۔ تیسری تقریر مکرم بشارت احمد صاحب نے 'آنحضرت ﷺ کی زندگی عبادات کے آئینہ میں' کے عنوان پر کی۔ چوتھی تقریر مکرم قریشی عبد الحکیم صاحب نے 'آنحضرت ﷺ کے قلب کو اللہ تعالیٰ نے اپنے نور سے منور کیا' کے عنوان پر کی۔ پانچویں تقریر مکرم مولوی طارق احمد نے 'جلسہ سیرۃ النبی کے اغراض ومقاصد' کے عنوان پر کی۔ چھٹی تقریر مکرم وجی اللہ صاحب نے زیر عنوان 'آنحضرت ﷺ کی بعثت کے متعلق گذشتہ مذہبی کتب میں پیشگوئیاں' کی۔ ساتویں تقریر مکرم شارق احمد صاحب نے زیر عنوان 'سیرت آنحضرت ﷺ قیام توحید کے آئینہ میں' کی۔ آٹھویں تقریر خاکسار نے 'لفظ خاتم النبیین کی حقیقت' کے عنوان پر کی۔ صدارتی خطاب اور دُعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

ڈیہرہ دون: (از مبارک احمد ڈار مبلغ سلسلہ) مورخہ ۲۷ فروری کو جماعت احمدیہ ڈیہرہ دون میں بعد نمازِ مغرب وعشاء جلسہ سیرۃ النبی مکرم مسلم احمد صدر جماعت کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ خاکسار، مکرم برکات اللہ اور مکرم منیر احمد خان مبلغ انچارج اتراکھنڈ نے علی الترتیب تقاریر کیں۔ صدارتی خطاب اور دُعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

عثمان آباد: (از عبد القیوم ناصر) مورخہ ۲۶ فروری کو بعد نمازِ ظہر جلسہ سیرۃ النبی مسجد بیت الغالب میں منعقد ہوا۔ تلاوت کے بعد اس جلسہ میں کل چار نظمیں پڑھی گئیں اور پانچ تقاریر ہوئیں۔

بُدارم ورنگل: (از محمد سلیم معلم سلسلہ) مورخہ ۲۷ فروری کو جلسہ سیرۃ النبی ﷺ زیر صدارت مکرم محمد شریف غوث الدین صاحب صدر جماعت منعقد ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرم محمد اکبر اور خاکسار نے علی الترتیب ''سیرت آنحضرت ﷺ'' اور ''رحمۃ للعالمین کے متعلق قدیم مذاہب کی پیشگوئیاں'' کے عناوین پر تقاریر کیں۔ صدارتی خطاب اور دُعا کے بعد حاضرین میں شرینی تقسیم کی گئی اور جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ اس جلسہ کی ایک خاص بات یہ رہی کہ مقامی اخبارات میں اسکی

خبریں شائع ہوئیں نیز ۵ غیر از جماعت عورتوں نے جلسہ میں شمولیت کی۔

ہاری پاریگام: (از مبشر احمد معتمد مجلس) مورخہ ۲۷ فروری کو محترم صدر صاحب جماعت احمدیہ ہاری پاریگام کی صدارت میں جلسہ سیرۃ النبی منعقد ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد مقررین نے سیرت کے مختلف موضوعات پر تقاریر کیں۔ آخر پر محترم صدر اجلاس نے خطاب فرمایا اور جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

آسنور: (از غلام علی نائک قائد مجلس) مورخہ ۲۷ فروری کو زیر صدارت محترم عبد المنان نائک سیکریٹری اصلاح وارشاد جلسہ سیرۃ النبی منعقد کیا گیا۔ تلاوت اور نظم کے بعد مقررین نے سیرت آنحضرت ﷺ، حضرت مسیح موعودؑ کا عشق رسول، اور خطبہ جمعہ آنحضرت ﷺ برموقعہ حجۃ الوداع کے عناوین پر تقاریر کیں۔ آخر پر محترم صدرِ اجلاس نے خطاب فرمایا اور جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

راجوری: (از الطاف حسین نائک مبلغ سلسلہ) مورخہ ۲۷ فروری کو جلسہ سیرۃ النبی زیر صدارت مکرم بابو نثار احمد صاحب زونل قاضی منعقد ہوا تلاوت اور نظم کے بعد مکرم عمران احمد، خاکسار اور عزیز فرید احمد نے سیرت آنحضرت ﷺ کے مختلف موضوعات پر تقاریر کیں۔ آخر پر محترم صدرِ اجلاس نے خطاب فرمایا۔ اس موقعہ پر احباب کے لئے چائے کا بھی انتظام کیا گیا۔

وڈمان: (از ایم۔ مقبول مبلغ سلسلہ) مورخہ ۲۷ فروری کو خاکسار کی صدارت میں جلسہ سیرۃ النبی ﷺ منعقد ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرم محمد عثمان صاحب، مکرم محمد فضل صاحب اور خاکسار نے سیرت آنحضرت ﷺ کے مختلف پہلوؤں پر اپنی تقاریر میں روشنی ڈالی۔ خاکسار نے دُعا کرائی اور جلسہ اختتام کو پہنچا۔

چنتہ کنٹہ: (از ایم اے زین العابدین معلم سلسلہ) مورخہ ۲۷ فروری کو مکرم سیٹھ وسیم احمد زونل امیر ورنگل کی صدارت میں جلسہ سیرۃ النبی منعقد کیا گیا۔ مکرم سمیر احمد، خاکسار، مکرم محمود احمد صدر جماعت چنتہ کنٹہ، مہمانِ خصوصی مکرم محمد طاہر نائب ناظم مال نے سیرت کے مختلف موضوعات پر تقاریر کیں۔ آخر پر محترم صدر اجلاس نے خطاب فرمایا اور جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

مہو بھنڈا، جھارکھنڈ: (از فیض احمد خان معلم سلسلہ) مورخہ ۲۱ فروری کو زیر صدارت مکرم شیخ علاؤ الدین صاحب صدر جماعت جلسہ سیرۃ النبی ﷺ منعقد ہوا۔ مکرم شیخ سلام الدین، مکرم شیخ ناصر الدین اور خاکسار نے تقاریر کیں۔ آخر پر محترم صدر اجلاس نے فرمایا۔ دُعا کے ساتھ جلسہ اختتام کو پہنچا۔

ارنال، راجوری: (از قمر احمد بھٹی قائد مجلس) مورخہ ۲۷ فروری کو صدر جماعت کی صدارت میں جلسہ سیرۃ النبی ﷺ منعقد کیا گیا۔ تلاوت، نظم کے بعد مکرم مدثر عمران اور مکرم مولوی عبد الباسط نے تقاریر کیں۔ صدر جلسہ کے خطاب اور دُعا کے ساتھ جلسہ اختتام کو پہنچا۔

دھری لیوٹ، راجوری: (از بشیر احمد معلم سلسلہ) مورخہ ۲۰ فروری مکرم مووی عبد المنان صاحب عاجزؔ کی صدارت میں جلسہ یومِ مصلح موعود منعقد کیا گیا۔ تلاوت، نظم اور متن پیشگوئی مصلح موعود کے بعد مکرم ماسٹر محمد ابراہیم قائد مجلس اور مکرم ماسٹر محمد اشرف بھٹی نے تقاریر کیں۔

سورب کرناٹک: (از طیب احمد خان) مورخہ ۲۷ فروری کو مکرم ایم خلیل احمد صاحب نائب صدر جماعت کی صدارت میں جلسہ سیرۃ النبی ﷺ منعقد ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرم ایم مسعود احمد، مکرم رشید احمد، مکرم ایم محمد اور خاکسار نے تقاریر کیں۔ آخر میں صدر اجلاس نے خطاب فرمایا اور دُعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

جلسہ ہائے یومِ مصلح موعود

ہریانہ: (از طاہر احمد طارق مبلغ سلسلہ) امسال 20 فروری کو صوبہ ہریانہ میں یومِ مصلح موعود بڑی شان کے ساتھ منایا گیا۔ تمام سرکل انچارج صاحبان کی رپورٹوں کے مطابق جن جماعتوں میں یومِ مصلح موعود منایا گیا اُن کے اسماء اس طرح ہیں:

بوڑھیا کھیڑا۔ رتن گڑھ۔ سیمین۔ ٹوہانہ۔ دھارسل۔ کرڈان۔ دنود۔ بھیوانی۔ شدھی واس۔ کلنگہ۔ سانوڑ۔ دادری۔ پانڈوان۔ ڈومر خان۔ نروانہ۔ لون۔ کالون۔ جڈولہ۔ اسماعیل آباد۔ دمانہ۔ کھرودی۔ پیڈل۔ پرڈانہ۔ اسرانہ۔ رسوئی۔ نولتھہ۔ اُگرکھیڑی۔ تیوڑی۔ جیند۔ پانی پت۔ مسعود پور۔ ہانسی۔ بھاٹلہ۔ حصار۔ گرائے۔ کھیڈڑ۔ حسن گڑھ۔ بٹھمڑہ۔ دوبلدن۔ بالند۔ چھارا۔ یمنا نگر۔ ماندل۔ ٹوٹی۔ کروتھ۔ لکھن ماجرہ۔ کرنال۔ ہتھلانہ۔ سالون۔ باس۔ کُروکشیتر۔

عثمان آباد: (از عبد القیوم ناصر) مورخہ ۲۰ فروری کو بعد نمازِ ظہر مسجد بیت الغالب میں مکرم ڈاکٹر بشارت احمد صدر جماعت کی صدارت میں جلسہ سیرۃ النبی منعقد ہوا۔ مکرم مسعود احمد فضل، مکرم انشاد احمد، مکرم عبد الصمد اور مکرم عبد العلیم نے علی الترتیب تقاریر کیں۔ اختتامی خطاب اور دُعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

کوتّا وینکٹاگری: (از طاہر احمد وڈمان) مورخہ ۲۰ فروری کو جلسہ یومِ مصلح موعود زیر صدارت مکرم سوند میاں منعقد ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد خاکسار نے ’’پیشگوئی مصلح موعودؓ‘‘ کے عنوان پر تقریر کی۔ اس جلسہ میں ایک ناصرہ کی تقریب بسم اللہ بھی ہوئی۔ دُعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

ہاری پاریگام: (از مبشر احمد معتمد مجلس) مورخہ ۲۲ فروری کو زیر صدارت مکرم محمد امین اظہار صدر جماعت احمدیہ ہاری پاریگام جلسہ مصلح موعود منعقد کیا گیا۔ حسبِ معمول تلاوت اور نظم کے بعد بعض بزرگان جماعت نے سیرت حضرت مصلح موعود کے مختلف عنوانات پر تقاریر کیں۔ آخر پر محترم صدر اجلاس نے خطاب فرمایا اور جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

ناصر آباد: (از مبشر نظیر قائد مجلس) ماہِ فروری میں مسجد نور میں محترم سریر احمد صاحب لون صدر جماعت کی صدارت میں جلسہ مصلح موعود کا انعقاد عمل میں آیا۔ تلاوت، نظم اور متن پیشگوئی مصلح موعود پیش ہونے کے بعد مکرم فاروق احمد صاحب ناصر مبلغ سلسلہ، مکرم عبد الرحمٰن انور، اور مکرم طاہر احمد لون نے مختلف موضوعات پر تقاریر کیں۔ صدر اجلاس کے خطاب اور دُعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

آسنور: (از غلام علی نائک قائد مجلس) مورخہ ۲۰ فروری کو زیر صدارت محترم صدر جماعت احمدیہ آسنور جلسہ یومِ مصلح موعود منعقد کیا گیا۔ تلاوت اور نظم کے بعد مقررین نے ’’حضرت مصلح موعودؓ کے علمی کارنامے‘‘، ’’پیشگوئی مصلح موعود کس طرح پوری ہوئی کے عناوین‘‘ پر تقاریر کیں۔ آخر پر محترم صدرِ اجلاس نے خطاب فرمایا اور جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ اس جلسہ میں کل 205 افراد نے شرکت کی۔

سونی پت: (از نور الدین امروہی معلم سلسلہ) مورخہ ۲۲ فروری کو زیر صدارت محترم شریف خان صاحب صدر جماعت جلسہ یومِ مصلح موعود منعقد ہوا۔ مکرم شیخ عبد الشکور صاحب، مکرم ظریف خان صاحب اور خاکسار نے علی الترتیب سیرت حضرت مصلح موعود، پیشگوئی مصلح موعود اور متن پیشگوئی مصلح موعود تقاریر کیں۔ آخر پر محترم صدر اجلاس نے خطاب فرمایا اور جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

راجوری: (از الطاف حسین نائک مبلغ سلسلہ) مورخہ ۲۶ فروری کو جلسہ یومِ مصلح موعود زیر صدارت مکرم مشتاق احمد صاحب بھٹی صدر جماعت منعقد ہوا تلاوت نظم اور متن پیشگوئی مصلح موعود پیش ہونے کے بعد مکرم لقمان احمد صاحب زونل سیکریٹری وقفِ نو اور مکرم مبارک احمد صاحب قائد مجلس نے تقاریر کیں۔ صدارتی خطاب اور دُعا کے ساتھ جلسہ اختتام کو پہنچا۔

امروہہ: (از محمد طاہر صدر جماعت) مورخہ ۲۰ فروری کو جلسہ یومِ مصلح موعود زیر صدارت مکرم اسرار احمد صاحب منعقد ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرم فراس علی، مکرم نسیم احمد معلم سلسلہ، مکرم احسان الحق اور خاکسار نے مختلف موضوعات پر تقاریر کیں۔ صدارتی خطاب اور دُعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

جمشید پور: (از نیک محمد صوبائی قائد) مورخہ ۲۰ فروری کو بعد نمازِ عصر محترم جمیل احمد صاحب کی صدارت میں جلسہ یومِ مصلح موعود منعقد کیا گیا۔ تلاوت اور نظم کے بعد متن پیشگوئی مصلح موعود پیش ہوا۔ مقررین نے سیرت حضرت مصلح موعود کے مختلف پہلوؤں پر اپنی تقاریر میں روشنی ڈالی۔ صدارتی خطاب اور دُعا کے ساتھ جلسہ اختتام کو پہنچا۔ علاوہ ازیں صوبہ کی درج ذیل جماعتوں میں جلسہ یومِ مصلح موعود منعقد کیا گیا:

سملیہ، سیوی، موسیٰ بنی مائنز، بوکادو، دھنباد، مرار پور

وڈمان: (از ایم۔ مقبول مبلغ سلسلہ) مورخہ ۲۰ فروری کو مکرم منظور احمد صاحب صدر جماعت کی صدارت میں جلسہ یومِ مصلح موعود منعقد ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد متن پیشگوئی پیش ہوا۔ عزیز وسیم احمد، مکرم محمد فضل احمد اور خاکسار نے سیرت حضرت مصلح موعود کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر کیں۔ صدارت خطاب اور دُعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

وردھمان کوٹہ، ورنگل: (از شیخ حسین) مورخہ ۲۲ فروری کو جلسہ یومِ مصلح موعود زیر صدارت مکرم شیخ لطیف صاحب منعقد ہوا۔ پہلی تقریر صدر اجلاس نے کی دوسری تقریر مکرم مولوی محمد حسین نے کی۔ آخر میں خاکسار نے شکریہ احباب پیش کیا۔

چنتہ کنٹہ: (از ایم اے زین العابدین معلم سلسلہ) مورخہ ۲۰ فروری کو مکرم محمود احمد صاحب قائمقام صدر جماعت کی صدارت میں جلسہ یومِ مصلح موعود منعقد کیا گیا۔ تلاوت نظم اور متن پیشگوئی پیش ہونے کے بعد مکرم امیر احمد صاحب، خاکسار، مکرم نصیر احمد خادم نے مختلف عناوین پر تقاریر کیں۔ آخر پر محترم صدر اجلاس نے خطاب فرمایا۔ اجتماعی دُعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

موسیٰ بنی مائنز: (از فیض احمد خان معلم سلسلہ) مورخہ ۲۰ فروری کو مکرم

فرمود احمد خان صدر جماعت کی صدارت میں جلسہ یومِ مصلح موعود منعقد کیا گیا۔تلاوت اور نظم کے بعد مکرم شیخ عمر احمد صاحب قائد مجلس نے تقریر کی۔آخر پر محترم صدر اجلاس نے خطاب فرمایا اور دُعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

ارنال،راجوری: (از قمر احمد بھٹی قائد مجلس) مورخہ ۲۰ فروری کو صدر جماعت کی صدارت میں جلسہ یومِ مصلح موعود منعقد کیا گیا۔تلاوت،نظم اور متن پیشگوئی مصلح موعود کے علاوہ دو تقاریر ہوئیں۔صدر جلسہ کے خطاب اور دُعا کے ساتھ جلسہ اختتام کو پہنچا۔

دھری لیوٹ،راجوری: (از بشیر احمد معلم سلسلہ) مورخہ ۲۷ فروری کو مکرم مولوی عبد المنان صاحب عاجز کی صدارت میں جلسہ سیرۃ النبی منعقد کیا گیا۔تلاوت اور نظم کے بعد مکرم شوکت علی عاجز مبلغ سلسلہ اور مکرم ماسٹر غلام محمد نے تقاریر کیں۔

اندورہ: (از محمد ابراہیم زعیم انصار اللہ) مورخہ ۲۰ فروری کو خاکسار کی صدارت میں جلسہ یومِ مصلح موعود منعقد کیا گیا۔تلاوت اور نظم کے بعد اس اجلاس میں تین تقاریر ہوئیں۔مکرم منصور احمد،مکرم معلم سلسلہ اور مکرم راجہ وسیم احمد نے تقاریر کیں۔خاکسار کے صدارتی خطاب اور دُعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

سوربؔ کرناٹک: (از طیب احمد خان) مورخہ ۲۰ فروری کو مکرم ایم خلیل احمد صاحب نائب صدر جماعت کی صدارت میں جلسہ یومِ مصلح موعود منعقد ہوا۔تلاوت،نظم اور متن پیشگوئی کے بعد مکرم ایم محمد،مکرم ایم مسعود احمد اور خاکسار نے تقاریر کیں۔آخر میں صدر اجلاس نے خطاب فرمایا اور دُعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

سائیکل ٹور جامعۃ المبشرین قادیان

مورخہ 3 مارچ کو جامعۃ المبشرین قادیان کی جانب سے ایک سائیکل ٹور کا اہتمام کیا گیا۔اس ٹور میں 62 سائیکل سوار طلباء نے حصہ لیا اور 6 اساتذہ نگرانی کے لئے ساتھ تھے۔صبح 9:30 بجے قافلہ روانہ ہوا اور ٹھیک شام 5 بجے ہوشیار پور پہنچا۔نمازِ مغرب وعشاء کے بعد ایک تربیتی جلسہ منعقد کیا گیا جس میں اساتذہ وطلباء نے سیرت،حضرت مصلح موعود کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی آخر پر محترم سلطان احمد ظفر پرنسپل جامعۃ المبشرین نے صدارتی خطاب فرمایا اور جلسہ اختتام پذیر ہوا۔اگلے روز باجماعت تہجد بھی ادا کی گئی۔طلباء واساتذہ کو اس تاریخی اور بابرکت مقام میں دُعاؤں اور نوافل کی ادائیگی کا بھرپور موقعہ ملا۔مورخہ 4 مارچ کو یہ قافلہ قادیان دارالامان کیلئے واپس روانہ ہوا اور ٹھیک 2:30 بجے بخیر عافیت دارالامان میں پہنچ گیا۔

جامعہ احمدیہ قادیان میں لیکچرر کی ضرورت ہے

جامعہ احمدیہ قادیان میں ایک لیکچرر کی پوسٹ خالی ہے۔ایسے نوجوان جو اپنی زندگی وقف کر کے خدمت کے جذبہ کے ساتھ سلسلہ کی خدمت کرنا چاہتے ہیں وہ اپنی درخواست نظارت تعلیم میں بھجوائیں۔

- اس لیکچرر کو کمپیوٹر اور انگریزی B.A اسٹینڈر کے طلباء کو پڑھانی ہوگی۔
- تعلیمی قابلیت کم از کم B.Sc کمپیوٹر سائنس یا B.C.A ہو۔
- قادیان میں رہائش کا انتظام خود کرنا ہوگا۔
- ایسے واقفِ زندگی کو -/4585 روپے ماہوار مشاہرہ ابتدائی طور پر دیا جائیگا۔

خواہش منداحباب اپنی درخواستیں ۳۱ مارچ ۲۰۱۰ء تک نظارت ھٰذا میں بھجوادیں۔

(ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان)

سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت امسال مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا 41واں اور مجلس اطفال الاحمدیہ بھارت کا 32واں سالانہ اجتماع 19، 20، 21 اکتوبر 2010ء بروزِ منگل، بدھ، جمعرات کو قادیان دارالامان میں منعقد کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی ہے۔

جملہ صوبائی/زونل/مقامی قائدین کرام اپنی مجلس کے خدام کی ٹکٹیں بروقت ریزرو کریں اور زیادہ سے زیادہ خدام کو اس روحانی اجتماع میں شرکت کے لئے قادیان دارالامان میں لانے کی ہر ممکن کوشش کریں۔(صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

ولادت

خاکسار کے ہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے مورخہ 5 جنوری کو پہلے بیٹے کی ولادت ہوئی ہے۔حضور انور نے ازراہِ شفقت نومولود کا نام ''فاران احمد'' تجویز فرمایا ہے اور تنظیم وقفِ نو میں شمولیت کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔نومولود مکرم میاں عبد العظیم صاحب درویش مرحوم کا پڑپوتا،مکرم عبد العزیز صاحب اصغر کا پوتا اور مکرم شمیم احمد صاحب فاروقی صدر جماعت احمدیہ جے پور راجستھان کا نواسہ ہے۔عزیز کے نیک صالح خادمِ دین ہونے اور مقبول خدمات کی توفیق پانے کے لئے قارئین مشکوٰہ سے عاجزانہ درخواستِ دُعا ہے۔(مامون الرشید تبریز مہتمم مال۔اُستاد جامعہ احمدیہ قادیان)

وصایا: منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کوکسی وصیّت پر کوئی اعتراض ہوتو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ھذٰ کو مطلع کریں۔(سیکریٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت نمبر 20117 ::میں محمد شبیر معلم ولد عبدالٹینا مرحوم قوم احمدی پیشہ معلم سلسلہ عمر 22 تاریخ بیعت 2000ء ساکن پروار پچھم ڈاکخانہ موہن لال گنج ضلع لکھنؤ صوبہ یوپی بقائمی ہوش وحواس بلاجبروکراہ آج مورخہ 08-04-12 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ابھی کوئی جائیداد نہیں ہے۔والدہ کے نام ایک مکان ہے اور چار بسوار زمین ہے ابھی والدہ نے اس کو تقسیم نہیں کیا ہے۔میرا گزارہ آمد از ملازمت 3767 روپے ماہانہ ہے میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ۔سفیر احمد شمیم　　العبد:محمد شبیر　　گواہ۔منور احمد ناصر

وصیت نمبر 20118 ::میں آزاد خان ولد ضمیر خان قوم احمدی پیشہ معلم سلسلہ عمر 32 پیدائشی احمدی ساکن تالبرکوٹ ڈاکخانہ تالبرکوٹ ضلع کٹک صوبہ اُڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبروکراہ آج مورخہ 08-04-14 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔خاکسار کے پاس ایک مکان ہے اس کی اندازاً قیمت 60,000 روپے ہے باقی زمین والد صاحب کے نام پر ہے۔میرا گزارہ آمد از ملازمت 3787 روپے ماہانہ ہے میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ۔طاہر احمد گنائی　　العبد:آزاد خان　　گواہ:رحمان خان

وصیت نمبر 20119 ::میں عبدالمنان ولد بشیر احمد قوم احمدی پیشہ ملازمت صدرانجمن احمدیہ عمر 24 پیدائشی احمدی ساکن ہموسان ڈاکخانہ بشیر گھڑی ضلع ریاسی صوبہ جموں وکشمیر بقائمی ہوش وحواس بلاجبروکراہ آج مورخہ 08-05-10 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ابھی کوئی جائیداد نہیں ہے۔والدین ماشاءاللہ حیات ہیں۔میرا گزارہ آمد از ملازمت 3846 روپے ماہانہ ہے میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ۔ مبارک احمد چیمہ　　العبد:عبدالمنان　　گواہ۔نصیرالدین شیرا

وصیت نمبر 20120 ::میں شیخ یعقوب علی ولد شیخ ایوب علی قوم احمدی پیشہ معلم سلسلہ عمر 25 پیدائشی احمدی ساکن کوہمی ڈاکخانہ کوہمی (سونگڑہ) ضلع کٹک صوبہ اُڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبروکراہ آج مورخہ 08-04-05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ابھی کوئی جائیداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از ملازمت 3910 روپے ماہانہ ہے میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔گواہ۔شباب اختر　　العبد:یعقوب علی　　گواہ۔محمد سعادت اللہ

وصیت نمبر 20121 ::میں انیس احمد امروہی ولد رفیق احمد امروہی قوم احمدی پیشہ معلم سلسلہ عمر 24 پیدائشی احمدی ساکن امروہا ڈاکخانہ امروہا ضلع P.J نگر صوبہ یوپی بقائمی ہوش وحواس بلاجبروکراہ آج مورخہ 08-04-05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ابھی کوئی جائیداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از ملازمت 3910 روپے ماہانہ ہے میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔گواہ۔فیروز احمد　　العبد:انیس احمد امروہی　　گواہ۔محمد صادق

وصیت نمبر 20122 ::میں نصیر احمد ولد عبداللہ قوم احمدی پیشہ معلم سلسلہ عمر 43 تاریخ بیعت 1999ء ساکن نچے فی ڈاکخانہ نچے فی ضلع لکھیم پور کھیری صوبہ یوپی بقائمی ہوش وحواس بلاجبروکراہ آج مورخہ 08-04-05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔نچے فی صوبہ یوپی 800 مربع فٹ زمین جس کی قیمت تقریباً 20,000 روپے۔دو بیگہ کھیت جس کی قیمت تقریباً 40,000 روپے ہے۔میرا گزارہ آمد

ازملازمت 3718 روپے ماہانہ ہے میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداداس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ۔شباب اختر العبد:نصیراحمد گواہ۔زاہدعلی

وصیت نمبر 20123 :: میں رفیق علی ولد قدرت علی قوم احمدی پیشہ معلم سلسلہ عمر 46 تاریخ بیعت 1999ء ساکن پکریا ڈاکخانہ پکریا ضلع لکھیر پورکھیری صوبہ یوپی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر وکراہ آج مورخہ 08-04-05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔مکان بمقام کرام پکریا 500 مربع فٹ جس کی قیمت تقریباً 600 روپے ہے کھیت پون بیگھہ جس کی قیمت تقریباً 20,000 روپے ہے۔میرا گزارہ آمد ازملازمت 3710 روپے ماہانہ ہے میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداداس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ۔شباب اختر العبد: رفیق علی گواہ۔زاہدعلی

وصیت نمبر 20124 :: میں وارث علی ولد شہزاد علی قوم احمدی پیشہ معلم سلسلہ عمر 29 تاریخ بیعت 1996ء ساکن بڑھانہ پور ڈاکخانہ کبیر پور ضلع سیتاپور صوبہ یوپی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر وکراہ آج مورخہ 08-04-05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ابھی کوئی جائیداد نہیں ہے خاکسار کے والد حیات ہیں۔میرا گزارہ آمد ازملازمت 3910 روپے ماہانہ ہے میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداداس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔گواہ۔سفیراحمد شمیم العبد: وارث علی گواہ۔فیروزاحمد نعیم

وصیت نمبر 20125 :: میں آصف احمد خان ولد صابر علی قوم احمدی پیشہ معلم سلسلہ عمر 21 پیدائشی احمدی ساکن ننگلہ گھنوں ڈاکخانہ ننگلہ لیلا دھر ضلع ایٹہ صوبہ یوپی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر وکراہ آج مورخہ 08-04-05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ابھی کوئی جائیداد نہیں ہے خاکسار کے والد حیات ہیں۔میرا گزارہ آمد ازملازمت 3846 روپے ماہانہ ہے میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداداس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔گواہ۔سفیراحمد شمیم العبد: آصف احمد خان گواہ۔فیروزاحمد نعیم

وصیت نمبر 20126 میں نسیم خان ولد مکرم مقصود خان قوم احمدی پیشہ معلم سلسلہ عمر 26 سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ننگلہ گھنوڈاکخانہ ننگلہ لیلا دھر ضلع ایٹہ صوبہ یوپی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر وکراہ آج مورخہ 08-4-5 وصیّت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کُل جائیداد منقولہ کی تفصیل ذیل ہے۔جسکی موجودہ قیمت درج کی گئی ہے۔خاکسار کے والد حیات ہیں اس وقت خاکسار کے پاس کوئی جائیداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد ازملازمت ماہانہ 3910 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتا رہوں گا۔اوراگر کوئی جائیداداس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔

گواہ:تبریز احمد نعیم العبد:نسیم خان گواہ:سفیراحمد شمیم

وصیت نمبر 20127 میں محمد سراج خان ولد عبدالسلام خان قوم احمدی پیشہ معلم سلسلہ عمر 24 سال تاریخ بیعت 2002ء ساکن کویمبا ڈاکخانہ کویمبا ضلع بیر بھوم صوبہ مغربی بنگال بقائمی ہوش وحواس بلاجبر وکراہ آج مورخہ 08-05-01 وصیّت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کُل جائیداد منقولہ کی تفصیل ذیل ہے۔جسکی موجودہ قیمت درج کی گئی ہے۔خاکسار کے والد کے نام آٹھ بیگھے زمین ہے۔ والد صاحب فوت ہو چکے ہیں لیکن زمین ابھی خاکسار کے نام منتقل نہیں ہوئی ہے۔والد صاحب کے اس ترکہ میں دو بھائی اور دو بہنیں اور والدہ حصہ دار ہیں۔اس زمین کی موجودہ قیمت تین لاکھ روپے ہے۔اس کے علاوہ ایک رہائشی مکان ہے جس کی قیمت اندازاً 90,000 روپے ہے۔میرا گزارہ آمد ازملازم ماہانہ 3718 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتا رہوں گا۔اوراگر کوئی جائیداداس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔

گواہ:سفیراحمد شمیم العبد:محمد سراج خان گواہ:فیروزاحمد نعیم

وصیت نمبر 20128 میں زاہد علی ولد حامد علی قوم احمدی پیشہ معلم سلسلہ عمر 40 سال پیدائشی احمدی ساکن ساندھن ڈاکخانہ ساندھن ضلع آگرہ صوبہ یوپی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر وکراہ آج

مورخہ 08-04-05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کُل جائیداد منقولہ کی تفصیل ذیل ہے۔جسکی موجودہ قیمت درج کی گئی ہے۔جائیداد کا بٹوارہ نہیں ہوا ہے۔میرا گزارہ آمد از ملازم ماہانہ 3718 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔گواہ: سفیر احمد شمیم العبد: زاہد علی گواہ: فیروز احمد نعیم

وصیت نمبر 20129 میں محمد آفتاب الدین ابوالحنین ملاّ قوم احمدی پیشہ معلم سلسلہ عمر 27 سال پیدائشی احمدی ساکن گاتتلہ ڈاکخانہ گاتتلہ ضلع مرشد آباد صوبہ مغربی بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر وکراہ آج مورخہ 08-05-01 وصیّت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کُل جائیداد منقولہ کی تفصیل ذیل ہے۔جسکی موجودہ قیمت درج کی گئی ہے۔خاکسار کے والدین حیات ہیں ابھی جائیداد تقسیم نہیں ہوئی ہے۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 4102 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سفیر احمد شمیم العبد: محمد آفتاب الدین گواہ: فیروز احمد نعیم

وصیت نمبر 20130 میں قمر الدین ولد سبرائی صاحب مرحوم قوم احمدی پیشہ معلم سلسلہ عمر 41 سال تاریخ بیعت 1990ء ساکن بہوا ڈاکخانہ بہوا ضلع فتح پور صوبہ یوپی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر وکراہ آج مورخہ 08-05-03 وصیّت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کُل جائیداد منقولہ کی تفصیل ذیل ہے۔جسکی موجودہ قیمت درج کی گئی ہے۔ایک چھوٹا سا مکان ہے اور والدہ محترمہ کے نام ہے جس کی قیمت 50,000 روپے ہے۔اس کے علاوہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از ملازم ماہانہ 3846 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد سعادت اللہ العبد: قمر الدین گواہ: آصف احمد خان

وصیت نمبر 20131 میں محمد مستقیم ولد مسلم احمد قوم احمدی پیشہ معلم سلسلہ عمر 25 سال تاریخ بیعت 2003ء ساکن عجب پور ڈاکخانہ عجب پور کلاں ضلع دہرہ دون صوبہ اُتراکھنڈ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر وکراہ آج مورخہ 08-06-12 وصیّت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کُل جائیداد منقولہ کی تفصیل ذیل ہے۔جسکی موجودہ قیمت درج کی گئی ہے۔والدین حیات ہیں جائیداد تقسیم نہیں ہوئی ہے۔میرا گزارہ آمد از ملازم ماہانہ 3718 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد ریحان العبد: محمد مستقیم گواہ: عبدالوکیل

وصیت نمبر 20132 میں فضل اللہ خان ولد رحمۃ اللہ خان قوم احمدی پیشہ معلم سلسلہ عمر 24 سال پیدائشی احمدی ساکن پنکال ڈاکخانہ لواپائنہ ضلع کٹک صوبہ اُڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر وکراہ آج مورخہ 08-04-05 وصیّت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کُل جائیداد منقولہ کی تفصیل ذیل ہے۔جسکی موجودہ قیمت درج کی گئی ہے۔اس وقت خاکسار کے پاس کوئی جائیداد موجود نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از ملازم ماہانہ 3910 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شباب اختر العبد: فضل اللہ خان گواہ: شمیم احمد خان

وصیت نمبر 20133 میں چاند محمد ولد منشی شاہ قوم احمدی پیشہ معلم سلسلہ عمر 35 سال تاریخ بیعت ۴ اگست ۲۰۰۰ء ساکن سوہار ڈاکخانہ سوہار ضلع ایٹہ صوبہ یو پی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر وکراہ آج مورخہ 08-04-24 وصیّت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کُل جائیداد منقولہ کی تفصیل ذیل ہے۔جسکی موجودہ قیمت درج کی گئی ہے۔سوہار میں ایک بوسیدہ مکان تھا جو فی الحال گر گیا ہے صرف زمین ہی زمین ہے جس کی اندازاً قیمت 5000 روپے ہے۔میرا گزارہ آمد از ملازم ماہانہ 3718 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہو ں گا۔اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد سعادت اللہ   العبد: چاند محمد   گواہ: شاکر احمد ملکانہ

وصیت نمبر 20912 میں ایس روبیہ بانو زوجہ ایم۔شمس الدین قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر 25 سال تاریخ بیعت 1999ء ساکن کوئمبٹور ڈاکخانہ کونیا متور ضلع کوئمبٹور صوبہ تامل ناڈو بقائمی ہوش وحواس بلا جبر وکراہ آج مورخہ 09-04-01 وصیّت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کُل جائیداد منقولہ کی تفصیل ذیل ہے۔جسکی موجودہ قیمت درج کی گئی ہے۔حق مہر بطور زیور نکلس ایک عدد طلائی وزن 16 گرام۔مزید زیور طلائی: ہار ایک عدد۔وزن 40 گرام۔بالیاں ایک جوڑی وزن 4 گرام۔انگوٹھی ایک عدد وزن 4 گرام۔کل وزن 64.000 گرام۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 2000 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی۔اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ایم۔شمس الدین   العبد: ایس۔روبیہ بانو   گواہ: غلام احمد اسماعیل

وصیت نمبر 20913 میں رفانہ شبیر زوجہ ایم۔شبیر علی قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر 21 سال تاریخ بیعت 1999ء ساکن کوئمبٹور ڈاکخانہ کونیا متور ضلع کوئمبٹور صوبہ تامل ناڈو بقائمی ہوش وحواس بلا جبر وکراہ آج مورخہ 09-04-01 وصیّت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کُل جائیداد منقولہ کی تفصیل ذیل ہے۔جسکی موجودہ قیمت درج کی گئی ہے۔زیور طلائی بطور حق مہر چین ایک عدد 4.000 گرام۔مزید زیور بالیاں ایک جوڑی 4.000 گرام کل زیور 8.000 گرام۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی۔اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ایم شبیر علی   العبد: رفانہ شبیر   گواہ: غلام احمد اسماعیل

وصیت نمبر 20914 میں ایس محمد علی ولد جی۔اے۔ستار قوم مسلمان پیشہ تجارت سلسلہ عمر 28 سال تاریخ بیعت 2008ء ساکن کوئمبٹور ڈاکخانہ کونیا متور ضلع کوئمبٹور صوبہ تاملناڈو بقائمی ہوش وحواس بلا جبر وکراہ آج مورخہ 09-04-01 وصیّت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کُل جائیداد منقولہ کی تفصیل ذیل ہے۔جسکی موجودہ قیمت درج کی گئی ہے۔میری کوئی جائیداد نہیں ہے والدین حیات ہیں۔میرا گزارہ آمد از ملازم ماہانہ 3000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ایس محمد اقبال   العبد: ایس محمد علی   گواہ: غلام احمد اسماعیل

وصیت نمبر 20915 میں ہاجرہ صادقہ زوجہ این زبیر احمد قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر 20 سال پیدائشی احمدی ساکن کوئمبٹور ڈاکخانہ کنیا تھور ضلع کوئمبٹور صوبہ تامل ناڈو بقائمی ہوش وحواس بلا جبر وکراہ آج مورخہ 09-04-01 وصیّت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کُل جائیداد منقولہ کی تفصیل ذیل ہے۔جسکی موجودہ قیمت درج کی گئی ہے۔حق مہر بطور زیور چین ایک عدد 40.000 گرام۔مزید زیور طلائی چین ایک عدد 8.000 گرام۔کنگن ایک عدد 4.000 گرام بالیاں تین جوڑی 8.000 گرام۔انگوٹھی چار عدد 4.000 گرام۔کل وزن 64.000 گرام۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی۔اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: این زبیر احمد   العبد: ہاجرہ صادقہ   گواہ: غلام احمد اسماعیل

وصیت نمبر 20916 میں ایس مبارک احمد ولد ایم۔سنکر قوم احمدی پیشہ تجارت عمر 45 سال تاریخ بیعت 1994ء ساکن کوئمبٹور ڈاکخانہ کنیا تھور ضلع کوئمبٹور صوبہ تامل ناڈو بقائمی ہوش وحواس بلا جبر وکراہ آج مورخہ 09-04-01 وصیّت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کُل جائیداد منقولہ کی تفصیل ذیل ہے۔جسکی موجودہ قیمت درج کی گئی ہے۔اس وقت خاکسار کے پاس 4.75 سینٹ زمین ہے۔اس پر 1100 اسکوائر فٹ مکان بنا کر اس میں رہائش ہے۔اس کی قیمت 10,00000 روپے ہے۔پوتانور کوئمبٹور میں 9 سینٹ زمین مبلغ 21 لاکھ روپے میں خریدنے کی کاروائی ہو رہی ہے جس کے لئے 15 لاکھ روپے اڈوانس دے دیا گیا ہے۔بقیہ رقم 15 مئی 2009ء تک ادا کرنے ہیں جس کے بعد خاکسار کے نام رجسٹری ہوگی۔میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ 20,000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ

وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ایم۔شاہجہاں معلم   العبد: ایس مبارک احمد   گواہ: ایم۔عبدالرحیم

وصیت نمبر 20918 میں شیخ حفیظ اللہ   ولد شیخ باب اللہ قوم احمدی پیشہ تجارت عمر 49 سال تاریخ بیعت 1980ء ساکن سورو ڈاکخانہ سورو ضلع بالا سور صوبہ اُڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر وکراہ آج مورخہ 08-11-12 وصیّت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ کی تفصیل ذیل ہے۔جسکی موجودہ قیمت درج کی گئی ہے۔زمین ومکان کل 11 ڈسمل ہیں جن میں سے میرا حصہ ساڑھے پانچ ڈسمل ہے۔بٹوارہ ہوچکا ہے مگر ابھی حصہ ملا نہیں ہے ملنے پر اطلاع کردوں گا۔میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ 1500 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔

گواہ: فیروز خان   العبد: شیخ حفیظ اللہ   گواہ: سراج خان

وصیت نمبر 20919 میں پی۔تشریفہ زوجہ ایس۔وی۔جسیر احمد قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر 21 سال پیدائشی احمدی ساکن کوڈالی ڈاکخانہ کوڈالی ضلع کینا نور صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر وکراہ آج مورخہ 09-04-01 وصیّت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کُل جائیداد منقولہ کی تفصیل ذیل ہے۔جسکی موجودہ قیمت درج کی گئی ہے۔چوڑیاں 19 عدد 320 گرام موجودہ قیمت 3,60,000 روپے۔2 ہار 8 عدد۔ہار 8 عدد 320 گرام موجودہ قیمت 3,60,000 روپے۔چوڑیاں 19 عدد 200 گرام موجودہ قیمت 2,25,000 روپے۔دو عدد بالیاں انگوٹھیاں سب ملاکر 80 گرام موجودہ قیمت 90,000 روپے۔تمام زیورات 22 کیریٹ کے ہیں۔کل میزان 6,75,000 روپے۔مذکورہ زیورات میں حق مہر بھی شامل ہے۔والدین حیات ہیں زمین وغیرہ تقسیم نہیں ہوئی ہے۔۔میرا گزارہ آمد از خورد ونوش ماہانہ 1000 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہو ں گا۔اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گا اور میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: کے عبدالسلام معلم   العبد: پی۔تشریفہ   گواہ: بشیرالدین

وصیت نمبر 20920 میں عبدالرؤف ولد بابو عبدالکریم قوم احمدی پیشہ سرکاری ڈرائیور عمر 39 سال پیدائشی احمدی ساکن روپن گڑھ ڈاکخانہ روپن گڑھ ضلع اجمیر صوبہ راجستھان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 09-02-01 وصیّت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کُل جائیداد منقولہ کی تفصیل ذیل ہے۔جسکی موجودہ قیمت درج کی گئی ہے۔خاکسار کی خود کی زمین 150 گز ہے نیز والد صاحب کی زمین پر خاکسار نے مکان خود بنایا ہے۔خاکسار کے والد حیات ہیں جائیداد تقسیم نہیں ہوئی ہے۔۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 8000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔

گواہ: رمضان علی   العبد: عبدالرؤف   گواہ: سید قیام الدین

M/S. ALLIA EARTH MOVERS
(EARTH MOVING CONTRACTOR)
AEM

Volvo-290, 210, L&T Komatsu PC-300, 200.
Tata Hitachi, Ex-200, Ex-70, JCB, Dozer etc.
On hire basis
KUSAMBI, SUNGRA, SALIPUR, CUTTACK - 754221
Tel. : 0671 - 2112266
Mob. : 9437078266 / 9437032266 / 9438332026 / 9437378063

Samad   Mob:9845828696
XPORT
GENUINE BRAND
EXPORT SURPLUS
Silver Plaza Complex, Opp. Vijayabank, MEDIKERI

repentance and he will be rid altogether of his vices {and he will be enabled to} replace these with good morals and praiseworthy deeds and this is a victory over one's morals. {Malfoozat, Vol.1, pp.138-139 }

Remember that without good deeds, faith is just as useless as an excellent garden is useless when it is left without water. No matter how excellent a tree is and how good the fruit it gives,when the owner is careless about nourishing it with water, then we are all familiar with the consequences. The same is true of the tree of faith in spritual life. Faith is a tree for which deeds of goodness become like streams of water to nourish that tree. Moreover, just as a farmer after sowing and watering the seeds, has to work hard in many other ways to ensure a good harvest, so is the case in the spritual realm. God has made it necessary and essential that for the attainment of the fruits of spritual reward and blessings, there should be great effort and striving. {Malfoozat, Vol. 10, pp.395-396}

(WITH THANKS FROM THE REVIEW OF RELIGIONS JANUARY 2003)

THE BEST AMONG YOU IS HE WHO IS BEST TOWARDS HIS SPOUSE.

(AL-HADIATH)

Love for All Hatred For None

H. Nayeema Waseem 09490016854
040-24440860

mta

Beauty Collection

Imp, Cosmetics & Immitation
Jewellary Leather & Fancy Bags,
School Bags & Belts, Voilets E.T.C

Waseem Ahmed 09346430904
040-24150854

mta

Masroor Hosiery Foot Wear

A Diesinger Fancy Footwear for
Ladies & Kids, Exclusive Hosiry.

K.P. Complex Under Ground Floor, Shop No. 1 & 1/A

Beside: Venkatada Theatre Lane.
Dilsukh Nagar, Hydrabad-60
A.P INDIA

Wholesale Dealer for: Melamine, Krockey, Ceramics.

That is, we can say that it is as if such a person never committed any sin. However, I say this again that for the achievement of this objective, the condition is that one should move towards true purity and true piety. Morover, repentance should not merely be a verbal repentance, but should be realised through action. It is no small matter that someone's sins should be forgiven - It is a matter of great magnificance. {Malfoozat, Vol.7 , pp. 148-149}

Repentance is in reality a very effective means of aiding and stimulating the development of good marals and leads one to achieve moral perfection. In other words, for the person who wishes to reform his character, it is essential that he should repent sicerely with a firm resolve.

It should be remembered that there are three conditions for repentance without the fulfilment of which true repentance cannot be achieved. The first of these conditions is to rid oneself of ill thoughts that lead to bad incilination and evil propensities. In reality, thoughts exercise great influence - every action has a notional existance in the form of 'thought' that precedes the action. Hence, the first condition for repentance is that evil thoughts and notions should be discarded. For instance, if a man has an illicit relationship with a woman and wishes to repent, { In order to prepare himself mentally for this course of actions}, he should think of her as being unattractive and remind himself of her negative features. This is so because, as I have just stated, thoughts and fancies exercise a powerful influence. I had read that some Sufis carried thier powers of thought to such extremes that they actually 'saw' some people in the form of an ape or a pig. In other words, thought influences that which is precieved. The first condition of repentance,therefore, is that all ideas and thoughts that are considered to give rise to evil pleasures should be discarded altogether.

The second condition of true repentance is remorse - that there should be some expression of regret and embarrassment. Everyone's conscience admonishes him over every evil but the conscience of an unfortunate person is left suspended by him. A person should express remorse over his sin and evil action and should reflect upon the fact that the pleasure to be derived {from bad deeds} is temporary. He should also consider that each repetition of an evil deed causes a lessoning of pleasure derived from it and that in the end, in old age, when his faculties are weakened, he will necessarily have to give up all such pleasures. why then indulge in that which in the end has to be given up, even in this life? Most fortuncate is the person who turns in repentance and becomes determined to discard all corrupt thoughts and evil fancies and having succeeded in ridding himself of these impurities he should feel remorse and regret for his past ill deeds.

The third condition {of true repentance} is a firm resolve that he will not revert to those previous vices. If he adheres to this resolve, God will bestow upon him the strength of true

considers the doctor to be in possession of much greater knowledge than he possesses himself. Similarly, there are things that are harmful for man's body or spirit whether man himself understands that or not. There are somethings that wouldbe harmful even if God had not given a ruling about them. In medicine also there are some things that are considered to be 'sins' {that is, they prove very harmful for a human being} and lack of medical knowledge is no excuse for the person who goes against the medical principles. {He would still suffer the harmful consequences were he to indulge in such things}. If someone chooses not to believe this they can check this with doctors and physicians.

The point to remember is simply this that the root of sin is those actions that lead man away from purity and righteosness. The true love of God and union with God is the true pleasure and real comfort. Thus, moving away from God and being distant from Him is also sin and is the source of pain, sorrow and hardship. All that God dislikes because his own sanctity is 'sin'. There are some matters on which people may not agree but majority is commonly agreed that lying, stealing, adultery and cruelity are such acts that all nations and religions jointly consider them to be sins. Remember, however, that the root of sin is precisely those acts that distance man from God, that are against His sanctity, against His wishes and against man's nature. It is such acts that constitute 'sin'.

Every person can sense {the aspect of} sin {or goodness in thier actions}. If someone slaps an innocent person and knows that he had no right to do so, he will at some later time, when he assesses his action with a cool head, himself feel ashamed and will sense that it was a bad deed on his part. Conversely, should someone feed a hugry person, give a drink of water to one who is thirsty and clothe someone who is without clothes, such a person will have an inner sense of having been good and having perfomed a blessed deed . Aperson's heart and conscience and the light of belief remind him whether his various actions are good deed or a sinful act. {Malfoozat, Vol,10, pp 357-358}

God wishes that even if his servent has erred and displayed weakness, he should repent and thereby enter {a state of} peace. you should remember, therefore, that the day when a person repents from his sins is a very bleesed day indeed and is the best of days because on such a day he finds a new life and is brought closer to God. In this respect, this day is a day of repentance (as many among you have today wowed that on this day they repent for thier sins and in the future, so for as is possible for them, they would abstain from sins).

In accordance with God's promises, I trust that every person who has repented with a true and sincere heart, shall be forgiven all his previous sins by God. It is to such people that the hadith {tradition of the Holy Prophet (as)} applies that:

"The one who repents from sin is like one who has not committed sin."

ferm knowledge about those dangers. Hence if ones belief in God, does not produce the slightest effect, not even one equivalant to the effect and certaintity produced by a penny's worth of arsenic, then know that such a person does not believe in God. Reality is that the root of all evil is the careless attitude towards spritual knowledge. { Malfoozat, Vol.4, pp.312 - 313}

What is the true sign of faith and what is its meaning? It is to beleive, and then to have certaintity about that belief. When a person believes something truely with his heart, he has a sense of certaintity about it and his actions are then in accordance with the belief. For instance if a person knows that arsenic is a poison and that one dies as a result of taking it, or that a snake is a deadly enemy and whosoever is bitten it has to fight for his life, he would never eat arsenic nor attempt to put as much as a finger inside a hole that is occipied by a snake because he has firm 'faith' or knowledge of these matters.

Nowsdays {given the spread of the plague} people believe that cotact with the plague is fatal and that is why people abandon and run miles from the house that is visited by the plague.In short, actions follow in accordance with in whatever it is that one has compelete faith. The question then arises as to why any sins should remain when there is belief in the in the existance of God and there is mindfulness of reckoning? Is belief in God weaker than even the belief in a snake? Peole claim to be believers and yet there is no deference to the level of theft, lies, adultery, alcohlism and geneal sinfulness and impiety - there is no lessening of hyppcricy and ostentation. There is only declaration of faith- other than that faith and religion are nothing in practice {as for as majority of people are concerned}.

We already observe that a person never wastes anything that he believes to be beneficial. WE have never seen a rich man or a p[oor man dispose of his wealth and possessions by throwing them away.On the contrary, we have not seen anyone throw away even a single penny. What is more, a person regrets the loss of even a small item of use such as a needle should it break and he has to throw it away. However, in peiople's view belief in God is not even equall to a needle and its value of them does not equall even the value of a needle then, accordingly, no benefit accrues to them.

{Malfoozat, Vol.5,pp329-330}

God Almihgty is greater than all else; He has the most knowledge; He is the true creater of man and of every particle that exists. It is He who is also the creater of man's nature and He is All-Wise. If it is the case that His complete wisdom and complete knowledge, He suggests that something is harmfull for you that indulging in it would not benefit you at all, then it is not for a wise to go against this.

We see that when a doctor advises a patient to abstain from something, the patient acts on that advice without any arguement. Why does he act in this way? He does so because he

BELIEF AND PRACTICE

(Preseented below is a compilation.in translation, of excerpts taken from Malfoozat relating to the topic of relationship between religious beliefs and actions. Malfoozat is the title of the ten volumes that contain the conection of discourses, speeches and addresses of Hadhrat Mirza Gulam Ahmad of Qadian, the promised Messiah and Mahdi(as).

(Translated by Amatul Hadi Ahmad)

It is in the nature of man that he wishes to avoid the harm and to enjoy the benifits of whatever he believes to be the case. For example, arsenic is a poison and a person does not wish to taste it, as he knows that even a small amount of this poison can kill. Why then, having acquired a belief in God, will he not derive the conclusions that relate to that belief?If a person's belief in God were to equal even the belief that he has in arsenic [that it kills] then his selfish emotions and desires would turn cold and a death would come over them.Instead we have to accept that the [declarations of belief in God] are only utterances - belief has not yet acquried the colours of certainty.Hence,such a person deceives his own self when he states:'I believe in God '.The first duty of a human being ,therefore,is that he should correct the belief he has in God.That is, he should prove with his deeds and actions that they are not in conflict with the commandments of God and are not against the glory of God.

The deception whereby a person states that he believes in God,despite the fact that there is no testimony of his deeds to that effect ,is a kind of 'illness'and a very serious 'illness' at that .illness are of two types.In one type of illness,pain is felt,such as a pain in forehead or pain in the kidneys.The other type of illness is one in which pain is not felt and as a result,through ignorance, the patient does not attend to the illness.For instance,there is the mark of leucoderma,which apparently does not give rise to any sensation of pain . but ultimately it may produce dangerous consequences.Hence,a belief in God that is not attested through actual practice is an 'illness' of the second type.Belief,in this case, is merely customary based on whatever has been heard from fathers and forefathers about the existence of some God.Such a belief is not that of a perosn who has felt it within him and tasted of it.When belief is created by such heartfelt declaration,it is sure to cleanse away all the impurities of sin and the true sings of belief will begin to manifest themselves.Until such sings are manifested,it is all the same whether one believes or not.The reason for this is that [without signs] there is not the certainty of belief and without certainty there are no fruits of belief. A person will not tread near dangers of which he is certain. For example, if there were a danger that a pillar holding up the roof of the house is broken, one would not live in it or even go near it similarly, if one knows that a snake lives at a certain place and moves around at night, one would never go near that place at night. A person acts like this because he has

مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کی جانب سے ماہ فروری میں AFCL کے نام سے ایک فٹ بال ٹورنامنٹ کروایا گیا۔اس موقع پر جیتنے والی ٹیم کے کیپٹن اور پیٹرن محترم ناظر صاحب اعلیٰ سے ٹرافی حاصل کرتے ہوئے

اس ٹورنامنٹ میں جیتنے والی ٹیم کی محترم ناظر صاحب اعلیٰ اور محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کے ساتھ ایک گروپ فوٹو

مجلس خدام الاحمدیہ احمد آباد کی جانب سے ایک کبڈی میچ کا انعقاد عمل میں آیا اس موقع پر محترم مبلغ انچارج صاحب دعا کرواتے ہوئے

ٹورنامنٹ کے دوران دو ٹیموں کے مابین کھیلے گئے ایک میچ کا دلچسپ منظر

مجلس خدام الاحمدیہ حیدر آباد کی جانب سے APL کے نام سے ایک کرکٹ ٹورنامنٹ کرایا گیا۔اس موقع پر محترم امیر صاحب حیدر آباد میچ مشاہدہ کرتے ہوئے

ٹورنامنٹ کے فائنل مقابلہ میں محترم امیر صاحب کھلاڑیوں سے مصافحہ کرتے ہوئے

Registered with Registrar of NEWS Papers of India at No.38951/82 Postal Registration No: Pb L/P/ GDP-18/07

Vol : 29
Monthly

March 2010

Issue No. 3

MISHKAT Qadian

Majlis Khuddamul Ahmadiyya Bharat Qadian

Ph: (91)1872-220139 Fax: 220105 Rs. 15/-

Editor : Ataul Mujeeb Lone Ph : 09815016879

Manager : Rafiq Ahmad Beig Ph: 9878047444

I SHALL CAUSE THY MESSAGETO REACH THE CORNERS OF THE EARTH

(Revelation Promised Messiah[as])

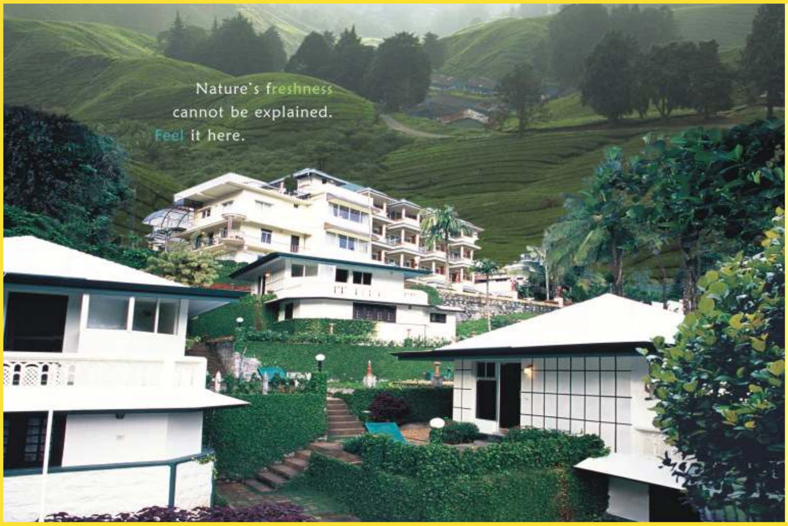

Igloo nature resort

Igloo nature resort
Chithirapuram, Munnar 685 565. Kerala
Tel: +91 4865 263207, 263029 Fax : 263048
e-mail: info@igloomunnar.com
website: www.igloomunnar.com

Facilities:

- Laundry Service
- Hot and cold running water
- Doctor on call
- Conference hall
- Credit card facilities
- Travel assistance
- Foreign Exchange